علمی، ادبی، اقتصادی، تاریخی، سیاسی، اردو عربی

ماہنامہ

قائد

مراد آباد

مدیر مسئول

محی الدین اختر اسلام

سفید کاغذ گلیز عہ/ سفید کاغذ رف عہ/

ماہی ۔۔ عہ ۔۔ ۔۔ ۱۲/

ترسیل زر کا پتہ

(مولانا حکیم) انظار احمد فیل خانہ مراد آباد

برقی پریس ساھے کمپنے مراد آباد

قائد التحریر

سید محمد میاں

فی پرچہ ۳

نمونہ مفت

جریدۂ خجستہ بنیاد
۱۳۵۷ھ

قواعد ضوابط رسالہ

تاریخ القائد
۱۳۵۷ھ

(۱) رسالہ کا نیا سال محرم سے شروع ہوتا ہے۔ اور انگریزی ماہ کی ۱۵ کو ڈاکخانہ میں پہنچا دیا جاتا ہے
(۲) اندرون ہند انگریزی ماہ کی ۲۰ تک رسالہ نہ پہنچے تو فوراً مطلع فرمایا جائے۔
(۳) اگلے ماہ کی دس تاریخ کے بعد اگر شکایت ہوگی تو رسالہ قیمت سے بھیجا جائے گا۔
(۴) پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمایا جائے۔ اگر انگریزی پتہ کی ضرورت ہو تو اس سے بھی مطلع فرمایا جائے
(۵) خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں۔
(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا ارکا ٹکٹ آنا چاہئے۔ ورنہ دفتر جواب کا ذمہ دار نہ ہوگا۔
(۷) مہذب اشتہارات شائع کئے جا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اجرت پیشگی ادا فرمائی جائے۔
(۸) مہذب اور مستند مضامین شائع کئے جا سکتے ہیں۔ مگر مسلک کے مخالف مضامین پر سنجیدہ تبصرہ بھی کیا جائیگا
(۹) چندہ سالانہ بذریعہ منی آرڈر آنا چاہئے۔
(۱۰) ترسیل زر بنام مولانا حکیم انتظار احمد صاحب مدبر انتظامی رسالہ قائد کرنی چاہئے۔
(۱۱) ایجنسی کی شرائط خط و کتابت سے طے کی جائیں۔

شرح چندہ

اندرون ملک		بیرون ملک	
سالانہ	عہ	سالانہ	۴ شلنگ
ششماہی	۱۲ر	نمونہ	مفت

اجرت اشتہارات

ایک صفحہ		½ صفحہ	¼ صفحہ
ایک مرتبہ	﴿	ایک بار صہ	ایک بار ۱۲
۱۲ مرتبہ	معہ	۱۲ مرتبہ للعہ	۱۲ مرتبہ وعہ

نادار اور غریب اہل ذوق کیلئے یہ صورت ہے کہ وہ دفتر سے نمونہ اور آرڈر کی کاپیاں مفت طلب کریں جن کو دکھا کر آٹھ خریدار بنائیں

ایکسال کیلئے قائد مفت

خریداروں کا چندہ دفتر میں پہنچتے ہی ایکسال کیلئے پرچہ جاری کر دیا جائیگا۔ ۴ خریداروں کا چندہ روانہ کریں گے تو ۶ ماہ کے لئے قائد جاری کر دیا جائے گا۔

صدیق نمبر ۱۳۵۹ھ

یعنی

رسالہ کا دوسرا سالنامہ

محرم الحرام سنہ ۵۹ھ میں شائع ہوگا

جس میں صدیق اکبر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق مندرجہ ذیل عنوانات پر خاص اور اہم مضامین ہوں گے

(۱) زندگی مبارک کے حالات
(۲) صدیق اکبر اور استحقاق خلافت
(۳) مرتبہ صدیقیت
(۴) دلائل صدیقیت اور صدیقانہ کارنامے
(۵) خلافت راشدہ کی حقیقت
(۶) اسلام میں خلافت اور حکومت
(۷) عہد صدیقی کی فتوحات
(۸) عہد صدیقی کا اقتصادی نظام
(۹) عہد صدیقی کا شرعی نظام
(۱۰) عہد صدیقی کا جنگی نظام

اس نمبر کی عام قیمت ۱۲ر ہوگی۔ لیکن ان حضرات کی خدمت میں

مفت

پیش کیا جائیگا۔ جو قدیم خریدار ہوں اور اپنا واجب چندہ محرم الحرام سنہ ۵۹ھ تک ادا کر چکے ہوں یا ۱۵ محرم الحرام سنہ ۵۹ھ تک ایک روپیہ بھیجکر اپنا نام جدید خریداروں میں لکھا دیں۔

نوٹ۔ ۱۵ مارچ کے بعد رسالہ کی قیمت بجائے ۱ء کے دو روپیہ سالانہ وصول کیجائیگی

مشتہرین کے لئے نادر موقع

قائد کا دوسرا سالنامہ نہایت آب و تاب سے شائع ہونے والا ہے مشتہرین پہلے سے اپنے لئے صفحات مخصوص کرالیں۔ اجرت طباعت کے لئے منیجر صیغہ اشتہارات سے خط و کتابت کریں (منیجر)

قائد کا صدیق نمبر بابتہ ۵۹ ہجری صدیق نمبر صدیق نمبر
ظاہری و معنوی خوبیوں میں یکساں اور نایاب ہے قیمت ۱۲ر
صدیق نمبر صدیق نمبر صدیق نمبر صدیق نمبر صدیق نمبر

حضرت علامہ استاذ العلماء مولانا اعزاز علی صاحب شیخ الفقہ والادب دار العلوم دیوبند

اور

علماء ہند کا شاندار ماضی

حضرت علامہ تحریر فرماتے ہیں "علماء کی شاندار ماضی" کا اشتہار میں نے متفرق رسالوں اور اکثر مقامات پر دیکھا۔ بعض مطالعہ کرنے والے حضرات نے اس کی مدح سرائی بھی کی۔

عرصہ ہوا کہ اردو سے مناسبت کم ہوگئی۔ اب صرف یہی نہیں کہ کسی عنوان پر اردو نظم یا نثر لکھنے سے طبیعت رکتی ہے بلکہ اردو رسائل اور تصانیف دیکھنے سے بھی طبیعت گھبراتی ہے۔ شاندار ماضی کے اشتہارات کو میں پروپیگنڈا سمجھا۔ اور حضرات مادحین کی مدح کو میں نے اردو انشا پردازی سے آگے متجاوز نہیں ہونے دیا۔ لیکن ابھی حال میں کتاب مذکور میرے سامنے آگئی۔ معمولی طور پر ورق گردانی کی۔ بعض بعض صفحات پر کوئی مفید بات معلوم ہوئی۔ اس کو دیکھکر خیال ہوا کہ اس قسم کی شاید اور باتیں بھی ہوں۔ چنانچہ پھر ورق الٹے۔ اس ورق گردانی کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کتاب کی دلچسپی نے مجبور کیا کہ میں اس کتاب کا مطالعہ من اولہ الی آخرہ کر دل۔ کشمکش یہ کہ فرائض تدریس دار العلوم۔ نیز ذاتی تصانیف و مشاغل کی کثرت کا مقتضایہ کہ میں دوسرے کاموں میں وقت صرف کروں اور کتاب کی دلچسپی اور علو مضامین کا مقتضی یہ کہ اسکی ایک ایک سطر بلکہ ایک ایک نقطہ غور سے پڑھوں۔ بالآخر شاندار ماضی غالب آیا۔

پہلی دفعہ تو یوں مطالعہ کیا کہ کھانا کھا رہا ہوں اور اس کتاب کا ایک حصہ سامنے رکھا ہوا ہے۔ کھانا کھاتا جاتا ہوں اور کتاب کا مطالعہ کرتا جاتا ہوں۔ اپنے حجرہ سے درسگاہ جا رہا ہوں اور مطالعہ کر رہا ہوں۔ لیکن یہ سرسری مطالعہ جس قدر ناکافی ہے اہل علم واقف ہیں۔ اس سے پیاس نہ بجھی تو اس کے لیے مستقل وقت نکالا اور اپنے بہت سے ضروری کاموں پر اس کو ترجیح دی۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ زمانہ کی تصانیف کے سلسلہ میں اگر صف اول میں جگہ پانے کی مستحق کوئی کتاب ہو سکتی ہے تو یہ ہے۔ اس کا ایک ایک صفحہ بلکہ ایک ایک جملہ دل میں گھس جانے والا اور نادر واقعات کو پیش کرنے والا۔ مضامین کا تسلسل اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع کر دینے کے بعد بغیر ختم کئے ہوئے چھوڑنا دشوار ہے۔ اگر میرے امکان میں ہوتا تو میں ہر اردو خواں اور اردو داں پر لازم کر دیتا کہ وہ اس کو پڑھے اور ان حضرات سے جو مسلمانوں کی صحیح رہنمائی میں مشغول ہیں۔ میری گذارش ہے کہ اس کتاب کی اشاعت میں پوری سعی فرمائیں۔ اس کی کثیر اشاعت ہی مسلمانوں میں ماضی کے بعد مستقبل کے روشن ہونے کی تحریک پیدا کریگی۔

میری دعا ہے کہ قادر مطلق مصنف علام کو اس سے زیادہ توفیق دے۔ کہ وہ اپنے علمی فیوض سے عالم کو مستفید فرمادیں۔

محمد اعزاز علی غفرلہ۔ از دیوبند۔ ۲ ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ

شرح چندہ
سالانہ عہ
ششماہی ۱۲ر

ممالک غیر سے
سالانہ
۴- شلنگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ قائد مرادآباد

ترسیلِ زر کا پتہ :- مولانا حکیم انتظار احمد مدیر انتظامی فیلخانہ مرادآباد

جلد (۲) | بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۵۸ھ مطابق فروری ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۱

گذارش

جو حضرات قائد کے گذشتہ سالنامہ سے خریدار ہوئے ہیں وہ فوراً اپنا چندہ روانہ فرمائیں تاکہ "صدیق نمبر" (سالنامہ ۱۳۵۹ھ) بھی اُن کی خدمت میں روانہ کیا جا سکے

شذرات

آئندہ نمبر کے متعلق ضروری باتیں

(۱) اس نمبر کے بعد صدیق نمبر یعنی رسالہ قائد کا دوسرا سالگرہ نمبر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا جس کے خاص عنوانات کی فہرست پہلے صفحہ پر درج ہے۔

(۲) کوشش ہو گی کہ ۱۵ مارچ سنہ تک یہ نمبر ڈاکخانہ میں پہنچ جائے۔ آپ پوسٹ مین کو پہلے ہی تاکید فرمادیں کہ یہ رسالہ ضائع نہ ہونے پا دے۔ (۳) صدیق نمبر مندرجہ ذیل حضرات کو مفت دیا جائے گا۔

(الف) جو حضرات پہلے سے خریدار ہیں۔ اور مدت خریداری ختم نہیں ہوئی۔

(ب) یا جو حضرات ۱۰ مارچ تک مبلغ ایک روپیہ بھیجکر جدید خریدار بن جائیں۔

(ج) جو حضرات رسالہ قائد کے کم از کم پانچ خریدار بنا کر ان کی رقم یکمشت ۱۰ مارچ تک بھیجدیں۔

(۴) جن حضرات کی مدت خریداری فروری یا مارچ میں ختم ہوتی ہے ان کو اپنا چندہ آئندہ سال کے لئے یکم مارچ تک روانہ کر دینا چاہئے۔ ایسے حضرات کا چندہ اگر ۱۲ مارچ سنہ تک دفتر میں وصول نہ ہوا تو صدیق نمبر ان کے پاس نہیں بھیجا جائے گا۔

قیمت کے متعلق ضروری گذارش ابتدا میں رسالہ قائد دو قسم کے کاغذ پر طبع ہوتا تھا قسم اول کی قیمت عہ تھی قسم دوم پھر قسم اول کی ضرورت نہ محسوس کرتے ہوئے رسالہ کی سالانہ قیمت صرف عہ کردی گئی۔ لیکن جنگ شروع ہو جانیکے بعد نرخوں میں کچھ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ دونوں قسم کے کاغذوں کی قیمت تقریباً ایک ہوگئی اور عہ روپیہ سالانہ چندہ پر رسالہ کا باقی رکھنا ناممکن ہوگیا۔ گذشتہ چندماہ میں رسالہ کو کافی خسارہ برداشت کرنا پڑا۔ اب لامحالہ اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ قسم دوم آئندہ طبع نہ ہوگا۔ صرف قسم اول باقی رہیگا۔ اور چونکہ قسم اول کے کاغذ کی قیمت بھی پہلے سے افزوں ہوگئی۔ لہٰذا قسم اول کی قیمت میں بھی کم از کم ہر کا اضافہ ضروری ہے۔ یعنی رسالہ قائد کی عام قیمت اب مبلغ دو روپیہ ہو جائے گی۔

خاص رعایت لیکن ان تمام پریشانیوں کے باوجود یہ رعایت ضرور کی جاتی ہے کہ ۱۵ مارچ سنہ تک رسالہ کی قیمت بدستور سابق عہ رہیگی۔ ۱۵ مارچ کے بعد جو حضرات خریدار بنیں گے ان سے ایک سال کا چندہ مبلغ دو روپیہ لیا جائے گا۔

(۵) تمام مقامی اور بیرونی حضرات سے گذارش ہے کہ چندہ بہر حال پیشگی وصول ہونا ضروری ہے۔

(۶) **سائز** سالگرہ نمبر اور اس کے بعد کے رسالے ۲۰×۳۰ پر ہوں گے۔ یعنی "مولوی" "پیشوا" وغیرہ سائز پر۔

ت قرآن

ح خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

(از حضرت علامہ مولانا سید فخر الدین احمد صاحب)

عنوان بالا کے ماتحت قرآن پاک کی بیشمار آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔ تحریک خاکسار۔ تحریک۔ مدح صحابہ جیسے فتنوں
ضا ہے کہ اس عنوان کے مباحث مناسب شرح و بسط کے ساتھ پیش کئے جائیں۔

ان مباحث کے ذریعہ سے معاشی، اقتصادی، سیاسی۔ غرض ہر ایک دینی اور دنیوی اعتبار سے اسلام کی صحیح تصویر ناظرین
کے سامنے آجائے گی۔ جو عمل کرنے والے حضرات کے لئے بہترین یادداشتوں کا ذخیرہ ہوگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

ان مباحث کا بیشتر حصہ حضرت الامام سیدنا شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ العزیز کی تصانیف سے ماخوذ ہوگا (واللہ الموفق وبہ نستعین)

قرآن حکیم نہ صرف مسلمانوں کے سامنے بلکہ تمام دنیا کے سامنے ایک مقدس جماعت کی تاریخ پیش کرتا ہے۔ ابتداء دنیا سے اس
ت کا آغاز ہوتا ہے۔ انبیاء اور مرسلین اس جماعت کے ارکان ہیں۔

ایک دوسری مقدس جماعت پیش کرتا ہے۔ جو ایک زندہ جماعت ہے۔ پہلی جماعت کے تمام اوصاف کی حامل ہے۔ خدا کے
یدہ دین کا نقشہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ پشت زمین پر بسنے والے ہر ایک ابن آدم کو اسکی اتباع کا حکم ہوتا ہے۔

ن آمنوا بمثل ما آمنتم بہ فقد اھتدوا
ن تولوا فانما ھم فی شقاق فسیکفیکھم اللہ
و السمیع العلیم۔ صبغۃ اللہ ومن
سن من اللہ صبغۃ ونحن لہ
بدون۔

(۶ ۱۲ پ ۱)

اگر وہ بھی اسی طرح یقین لادیں جسطرح تم یقین لائے ہو۔ تو بیشک وہ ہدایت پالیں۔ اور اگر وہ پھر جائیں اور اعراض کریں۔ تو خواہ وہ کتنی ہی ہدایت اور صداقت کا دعویٰ کریں۔ مگر وہ ضد اور ہٹ میں مبتلا ہیں لہٰذا عنقریب خداوند عالم آپکے لئے ان سب کے مقابلہ پر متکفل اور ذمہ دار ہو جائیگا۔ (آپ لوگوں کا دعویٰ یہ ہونا چاہئے) ہم نے خدا کی رنگت یعنی اس کا دین قبول کیا ہے۔ خدا کی رنگت سے بہتر کسکی رنگت ہوسکتی ہے۔ ہم اسی کے پرستار ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

ۃ اللہ فی اصحابی۔ لا تتخذوھم
ن بعدی غرضا۔ من احبھم
حبی احبھم ومن ابغضھم
بغضی ابغضھم

میرے اصحاب کے بارے میں خدا سے ڈرو خدا سے ڈرو۔ ان کو میرے بعد طعن و تشنیع کا نشانہ مت بناؤ۔ جو ان سے محبت کرتا ہے وہ درحقیقت میرے محبت کرتا ہے۔ اسی بنا پر ان سے محبت کرتا ہے۔ اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ درحقیقت ان سے بغض نہیں رکھتا بلکہ میرے سے بغض رکھتا ہے۔

یعنی خداوند عالم رب العالمین اور ارحم الراحمین ہیں۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ لہٰذا
نیا میں اس لئے ہیں کہ اسکی ربوبیت، اسکی پروردگاری اور اسکی رحمت کا جلوہ دنیا کو دکھائیں۔ سارے ہی دنیا کے ہم مربی ہوں۔
آدم کی تربیت اور نوع انسان پر رحمت۔ ابناء جنس کی خیر اندیشی دین اور دنیا کی نفع رسانی ہمارا وظیفہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

نیز ارشاد ہے:-

اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم

میرے اصحاب تاروں کی طرح ہیں جنکی بھی اقتداء اور اتباع کروگے ہدایت پاؤگے تمام طبقات میں سب سے بہتر طبقہ میرا طبقہ ہے۔ اس کے بعد اس سے متصل طبقہ۔ اس کے بعد اس سے متصل طبقہ۔

اس تمہید کے بعد مذکورہ بالا دعوے کے متعلق آیات پیش کی جاتی ہیں۔

(۱) اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسمٰعیل۔ ربنا تقبل منا۔ انک انت السمیع العلیم۔ ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا۔ انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم آیاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم (ع ۱۵ پ ۱)۔

(ایک تاریخی واقعہ ہے جس کو اس موقعہ پر لحاظ رکھو کہ) جب ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانے لگے تو وہ دعا کر رہے تھے کہ اے ہمارے پروردگار ہماری (یہ خدمت) قبول فرما۔ تو بیشک سمیع و علیم ہے اے ہمارے پروردگار ہم دونوں کو اپنا مطیع بنا۔ اور ہماری اولاد (نسل) میں سے ایک ایسی امت پیدا کر جو تیری مطیع اور حکم بردار ہو۔ اور ہم کو عبادت کے طریقے بتا اور ہماری طرف اپنا التفات مبذول رکھ۔ بیشک تو تواب و رحیم ہے۔

اے ہمارے پروردگار (اس آنے والی نسل) میں ایک رسول مبعوث فرما جو اسی نسل میں سے ہو۔ جو اُن کے سامنے تیری آیات کی تلاوت کرے اور ان کو خراب اخلاق و عادات سے پاک و صاف کرے۔ بیشک تو عزیز و حکیم ہے۔

(۲) وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا

اسی طرح ہم نے تمکو ایک معتدل اور شریف و افضل امت بنا لیا ہے تاکہ تم لوگوں کے لئے ہادی ہو اور رسول تم کو راہ حق کی ہدایت فرمائیں۔

(۳) کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ۔ (ع ۱۱ پ ۴)

تم ایک ایسی امت ہو جو تمام امتوں میں سب سے بہتر ہے۔ تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی۔ تم حکم کرتے ہو پسندیدہ باتوں کا۔ ناپسند باتوں سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان و یقین رکھتے ہو۔

شہداء علی الناس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت الامام شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہیں:

خداوند تعالیٰ خواست کہ پاک کند بر دست پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین و انصار را و پاک گرداند بر دست مہاجرین و انصار سائر امم را۔ (ازالۃ الخفا۔ فصل ششم جلد اول)

کربلا کا خونی منظر

جمہوریت راشدہ کے بعد ملوکیت ملعونہ کا پہلا دن

(از مولانا قاضی عبدالحفیظ صاحب اطہر مبارک پوری)

ت مدید سے ہزاروں آنکھیں غم حسین رضی میں دجلہ اشک بہا کر خونبار ہوئیں، مگر ان کی یہ اشک فشانی بے کار، کیونکہ وہ آنکھیں ن کی اصلی تصویر دیکھنے سے اندھی ہیں کروڑوں دل حسین کی حمایت میں غمگین اور محزوں ہوکر گرمائے، مگر ان کی سرد مہری ق نہ ہوا۔ کیونکہ وہ دل حسین کے جذبے کی حرارت سے بالکل محروم ہیں۔ سیکڑوں زبانیں حسین کے کرب وبلاے ب ہوئیں اور نوحہ خواں ہوکر دنیا کے بہرے کان کو غم واندوہ کی دلخراش داستانوں سے آشنا کیا، مگر ان کی یہ ن چیخ وپکار صدا بصحرا ہو کر رہ گئی۔ کیونکہ وہ زبانیں حسین رض کے بے باک کلمہ حق سے نا آشنا اور گنگ ہیں۔ بیشمار ں نے حسین کی مدد میں سینوں کو پیٹا اور گریبان کو چاک کیا، مگر ان کی یہ تمام فداکاریاں بے سود رہیں۔ ان ہاتھوں میں حسین رض کی صداقت کی تیغ جوہر دار نہیں ہے، لاتعداد انسانوں نے حسین کی محبت میں بہت عصوم بندگان خدا کی شان میں گستاخیاں کرکے لعنت وتبرا کے ملعون وظیفے سے اپنے دل ودماغ کو گندہ پاک کیا، مگر وہ اپنے مقصد سے اتنے ہی دور رہے جتنا کہ آسمان سے زمین کیونکہ ان کعبہ کے راہیوں نے تان کا راستہ اختیار کیا۔ افسوس کہ ساحل کی سیر کرنے والے گرداب کی ہلاکت خیزیوں سے بالکل بے خبر ہیں۔ ی نظریں قعر دریا کی کیفیات سے نا آشنا ہیں۔

اے کاش! ان کے پاس سمجھنے والے دل ہوتے تاکہ سمجھیں کہ نواسہ رسول ص، جگر گوشہ بتول رض حضرت امام رضی اللہ عنہ نے کربلا کے تپتے ہوئے ریگستان میں بے آب ودانہ مع اہل وعیال کے ظلم وستم کی خونخوار وں کے سامنے اپنا معصوم گلا کیوں پیش کیا؟ جبر وتشدد کے زہر آلود نیزوں کی سیرابی کے لئے اپنا صاف ف سینہ تان کر کیوں بڑھے؟ اے کاش! ان کے پاس دیکھنے والی نگاہیں ہوتیں تاکہ دیکھیں کہ اسلام کا نباز مجاہد یزیدی اقتدار کے خلاف قہر وغضب کی بے پناہ طاقت سے کیوں نبرد آزما ہوا۔ صلح وآشتی ان، امن وسلامتی کا طالب شر وفساد کے پہاڑ کی سنگین چوٹی سے کیوں ٹکرایا؟۔ نہ قوت ہے نہ لشکر۔ چند کے بچے ہیں۔ کچھ بیویاں ہیں۔ مختصر سا خاندان ہے۔ بے سامانی کو ہزار سامان سمجھکر بے یاری ومددگاری کو یار کر جانکر بلا کے خونی سمندر میں کیوں کود پڑا؟۔ وہ کس لئے لڑا اور کس کے لئے لڑا؟۔

اے سینہ کوبی اور گریہ وبکا کرنے والو! للہ چند لمحے کے لئے خاموش ہو جاؤ ٹھہر جاؤ۔ اور رک جاؤ۔ امام مظلوم کی یاد میں تم مصروف غم ہو۔ میرا دل بھی اسی کے غم میں داغدار ہے۔ میں اسی مظلوم کی داستان

الم اور رنج و مصیبت کی کہانی اپنے طرز میں تم کو سنانا چاہتا ہوں، میرا لہجہ تمہارے لہجہ سے ضرور جدا ہے۔ مگر دل کی بات ایک ہے۔ آؤ سنو، سمجھو اگر غور سے سنو گے، میری بات کے لئے دل میں جگہ دو گے تو ضرور عبرت حاصل کر دگے، حسین رض کی مظلومی جوانمردی بتلائیگی، ان کے معصوم خون سے جرأت، ہمت اور بسالت کے سبق پاؤ گے، اس کے ہر قطرہ سے حقیقت کا سراغ ملے گا۔ لٹہ آؤ اور سنو!

خلافت راشدہ کا مقدس دور ختم ہو گیا۔ اب حکومت ضالہ برسر اقتدار آنے والی ہے۔ اسلام کی بجلی بند ہو چکی اب سروں پر ظلم و استبداد کا آسمان گھومنے والا ہے۔ اسلام کا جمہوری نظام حکومت درہم برہم ہو گیا۔ اب شخصی حکومت اور ملوکیت کا دور دورہ ہونے کو ہے۔ آہ کتنا نازک وقت ہے۔ قیامت سے پہلے قیامت آچکی ہے۔ فتنہ کا دروازہ کھل گیا جو اب کبھی بند نہ ہو گا۔ امن و سلامتی کے گلے پر چلنے کو ظلم و ستم کی تلواریں نکل چکیں، جو اب کبھی نیاموں میں چھپائی نہ جائیں گی، شرارت پسندوں، اقتدار پسندوں، اور جاہ پسندوں کی للچائی ہوئی نظریں ذاتی عیش و عشرت اور نفسانی خواہشوں کے پھیر میں خلافت اسلامیہ کی طرف دیکھ رہی ہیں، اسلام کے ہرے بھرے باغ کی رکھوالی کے لئے مالی اب نہیں ملتے ہاں مالک بننے کے لئے نااہل لوگ آگے بڑھ رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر کم نصیب اور کم ظرف لوگ بندروں کی طرح کود رہے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد نااہل بیٹا یزید تخت خلافت پر ڈاکہ ڈالنا چاہتا ہے۔ قصر اسلام اپنے اقتدار اور ملوکیت کا جھنڈا لہرانا چاہتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کو جس کے ارکان غریب، فقیر، محتاج ہیں، جس کے منتظم صحرانشیں، خاک نشیں لوگ ہیں، اپنی سرمایہ داری کا اڈا بنانا چاہتا ہے۔ یزید شرابی ہے۔ عیاش ہے۔ بدطینت و کم ظرف ہے۔ اسلام کی طاقت "خلافت" سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی تلوار کی نوک سے اپنی چلانا چاہتا ہے، اپنا کلمہ پڑھوانا چاہتا ہے، اپنے گورنروں کے ذریعہ تمام مسلمانوں سے اپنی حکومت کی بجبر و اکراہ بیعت لیتا ہے۔ اُدھر یزید کی یہ نامحمود کوشش ہو رہی ہے اور ادھر لوگوں میں عام طور سے ملوکیت سے نفرت موجود ہے، اس طرز نظام سے لوگ نالاں ہیں۔ دیکھو مروان نے جب مدینہ طیبہ میں یزید کے ناجائز اقتدار کا ذکر مستحسن طریقہ سے کیا تو فوراً حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رض نے صاف صاف کہہ دیا۔

اجعلتم بهاهرقلية تبايعون لابناء كم (کیا تم نے خلافت کو ہرقلیت یعنی رومی طرز کی شاہنشاہی حکومت میں ڈھال لیا ہے۔ اپنی اولاد کی خلافت پر بیعت لینے لگے۔) مروان نے تاویل کرنی چاہی تو حضرت عبدالرحمن رض نے فوراً جواب دیا کہ، بل سنة هرقل وقيصر (یہ ابوبکر کی سنت نہیں ہرقل اور قیصر کا طریقہ ہے)

شاید تمہارے دل میں سوال پیدا ہو کہ جب صحابہ میں یزیدی طور سے نفرت ہے تو وہ مقدس گروہ کہاں سو رہا ہے جن حضرات نے اسلام کے لئے دنیا کی ہر جابر و ظالم حکومت سے مقابلہ کیا۔ آج اپنی تلواریں لیکر کیوں نہیں نکلتے۔ وہ کہاں روپوش ہیں، اسلام کے اس آڑے وقت میں کام کیوں نہیں آتے؟ لیکن قلب سلیم سے کام لو دیکھو زمانہ کس قدر نامساعد ہے، نوعمروں اور چھوٹوں کی شورش ہے بڑوں کا وقار نکل چکا ہے۔ سب اپنے نشہ میں چور کوئی کسی کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ قتل عثمان رض کے بعد بہت سے صحابہ مرکز اسلام مدینہ سے نکلکر مصر، شام،

بصرہ، کوفہ، یمن وغیرہ جاکر فروکش ہوگئے۔ کتنے حضرات انتقال فرما چکے، اسلام کی یہ قوت ایک حد تک ختم
ہے۔ بچے کچے صحابہ کرامؓ ان فتنوں سے الگ ہوکر گوشہ نشین ہیں، ان کے ہاتھ کا لگایا ہوا باغ اجاڑا جارہا ہے
مجبور بیٹھے دل کی آنکھوں سے خون کے آنسو روتے ہیں، ان کا کوئی بس نہیں چلتا اللہ سے ڈرنے والی یہ
جماعت نہیں چاہتی کہ ان کے ہاتھ سے کلمہ لاالہ الا اللہ پڑھنے والے کا ایک قطرہ خون بھی گرے
سب کچھ ہے مگر حسینؓ کو دیکھو کہ فرعونیت کے مقابلہ میں موسیٰ بنکر کس شان سے نکلے، ان کو زمانہ اور
زمانہ کی نامساعدت کی مطلق پرواہ نہیں، ان کے نزدیک شیاطین ملوکیت کی چیخ پکار آواز سگاں سے
وقعت نہیں رکھتی، ان کے دل میں ان بے حقیقت خطرات کی گنجائش نہیں، آنیوالے ہولناک مصائب کا
نہیں وہ نواسہ رسول ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹا کہکر بارہا پکارا ہے۔ جگر پارہ
فاطمہ زہرا کے دل کے ٹکڑے ہیں۔ نانا کی سنت مٹتی ہوئی دیکھکر ان کا دل زیادہ دکھتا ہے تڑپ زیادہ
تی ہے۔ یزید کا فرعونی حکم مدینہ طیبہ میں پہنچا ہے کہ سختی کے ساتھ حسین سے خلافت کی بیعت لیجائے
نے صاف انکار فرمادیا اور مکہ کو روانہ ہوگئے۔ چودھویں صدی کے کم ظرف ملا اگر اس زمانہ میں ہوتے
لام کے اس پہلے سوشلسٹ کے متعلق جنے ملوکیت کے خلاف پہلی دفعہ بغاوت کی نہ معلوم کیا فتوی
در کرتے۔

اور پھر دیکھو کربلا کے میدان میں کیا ہو رہا ہے۔ ساتھ چند ننھے بچے اور کچھ خاندان رسالت کی معصوم
ہیں، یہ مختصر لشکر ملک گیری کے لئے لڑنے آیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان کا مقصد سلطنت لینا نہیں۔ امام
نے پہلے ہی اس سے برأت کا اعلان فرمادیا ہے۔ تو پھر کیوں ایک طرف یہ کمزور وناتواں گھرانا ہے۔ اور
ی طرف ملوکیت کا پرچم لہراتا ہے جس کے نیچے جاہ پرستوں کی بھیڑ پرے باندھ کر کھڑی ہے؟ اس سوال
اب بھی تم کو کربلا کی ریگ کی زبانوں سے ملیگا۔ جاؤ سنو اب بھی وہاں کا ذرہ ذرہ فلسفہ حسینی کا سبق دیتا ہے
یخ کے دفتر کا خونی ورق نکال کر پڑھو اب بھی اسکی لالی مورخ کو تبلاتی ہے۔ البتہ سننے والے کانوں سے
اور دیکھنے والی آنکھوں سے دیکھو، ناممکن ہے کہ تم کو اصلی تصویر نہ نظر آئے۔

وما علینا الا البلاغ۔

اسلام اور آئین حکومت۔

ملکیت کے معنی

سنا گیا ہے کہ رسالہ قائد کے کچھ ناظرین کو شکایت ہے کہ رسالہ میں یہ عنوان ابتدا سے چل رہا ہے اور اب تک نقطہ نظر واضح نہیں کیا گیا۔

جہاں تک اسلام کے نقطہ نظر کے اظہار کا تعلق ہے۔ یہ شکایت غلط ہے۔ حضرت مولانا منصور انصاری مدظلہ العالی مقیم کابل کے مضامین شائع ہو چکے ہیں جن میں اسلام کا نقطہ نظر واضح کر دیا گیا۔ آسمانی حکومت کی تصویر ترجمہ حکومت الٰہی۔ سالگرہ نمبر میں شائع ہو چکا۔ امامت امت کا دستور اساسی اور سورہ فاتحہ کی سیاسی تفسیر ربیع الاول اور ربیع الثانی کے پرچوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان مضامین کو کتابی شکل میں بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ جو کتب خانہ خیریہ مرادآباد سے مل سکتے ہیں (آخری صفحات میں فہرست کتب ملاحظہ ہو)

البتہ یہ درست ہے کہ احقر نے اپنے مضمون کو اب تک ختم نہیں کیا۔ مگر چونکہ اس موضوع کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالنا احقر کا منشا ہے لہذا یہ کام ایسا نہیں جو جلدی سے ختم ہو جائے۔ یہ مقصود تو وہ ہے جس پر علما ملت نے پوری پوری عمریں صرف کی ہیں۔

البتہ ناظرین کرام سے ہمیں یہ شکایت ضرور ہے کہ انھوں نے اب تک رسالہ کی حوصلہ افزائی نہیں کی بیشک گذشتہ چند ماہ میں رسالہ کا دفتری نظم خراب رہا جس کے باعث اشاعت میں بھی تاخیر ہو گئی اور اس قسم کی اور شکایتیں بھی حضرات ناظرین کرام کو پیش آئیں مگر اس قسم کی شکایتوں کا اصل منشا بھی حضرات ناظرین کرام کی بے التفاتی ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ خریدار صاحبان اپنا چندہ وقت پر ادا نہیں فرماتے۔ جو لامحالہ مشکلات کا سبب ہو جاتا ہے۔ کیا اچھا ہو کہ ناظرین کرام اپنا اخلاقی فرض ادا فرمائیں تو ادارہ بھی اپنی خدمات میں حیرت انگیز اقدام کر سکیگا غالباً اس دعوے کی تصدیق میں تو کوئی شبہ نہیں ہوگا۔ کہ رسالہ قائد ہندوستان کے تمام بلند پایہ علمی رسالوں میں سے ہے۔ مگر جب حضرات ناظرین کی بے التفاتی دیکھی جاتی ہے تو علم کی بے قدری اور کساد بازاری پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔

اس شکوہ شکایت کے بعد ہم موضوع کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ واللہ الموفق وھو المعین۔

الحمد للہ رب العالمین ۔ تمام حمد اس خدا کے لیے جو تمام جہانوں کو پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے۔

الرحمٰن الرحیم۔ اور بہت زیادہ رحم کرنیوالا اور بہت زیادہ مہربان ہے

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ۔ ہم نے تجھے صرف اس لئے بھیجا ہے کہ رحم کرنا ہے تمام جہانوں پر۔

...تم خیر امة اخرجت للناس
...ن بالمعروف وتنهون عن
...ر وتومنون باللہ -

تم تمام امتوں میں سب سے بہتر امت ہو جسکو تمام انسانوں کے نفع کے لئے پیدا کیا گیا ہے تمہارا فریضہ اور ڈیوٹی یہ ہے کہ تم لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم کرو بری باتوں سے روکو - اللہ رب العزت جل جلالہٗ

...لذی بعث فی الامیین رسولًا
...م یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم
...لمھم الکتاب والحکمۃ وان
...و من قبل لفی ضلال مبین -

اسی نے مبعوث فرمایا - جاہلوں کے اندر - انہیں میں سے ایک رسول جو ان پر اسکی آیتوں کو پڑھکر سناتا ہے - ان کے اخلاق سنوارتا ہے ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ لوگ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد سے پیشتر نمایاں اور مبین گمراہی کے اندر تھے -

...ا من دابۃ فی الارض الا
...لی اللہ رزقھا -

زمین میں جو چلنے والی چیز بھی ہے اس کی روزی خدا کے ذمہ ہے -

مذکورہ بالا آیات سے نیز ان جیسی قرآن پاک بہت سی آیتوں سے واضح ہو جاتا ہے کہ مخلوقات کی پرورش ...ی رسانی ان پر رحم وکرم تمام انسانوں کو نفع پہنچانا نوع انسان کو گمراہی سے نکالکر اصلاح اخلاق ...یہ تعلیم تہذیب - روحانی کمالات کی تلقین - نیک کاموں اور اچھے باتوں کی اشاعت وترویج اور بری باتوں سے روکنا ...وت اسلام کا نقطہ نظر ہے -

رسالہ قائد کی سابق اشاعتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے نفقات اور ان کا مصرف ...فاء راشدین کے خطبات انکی آمدنی اور معینہ وظیفے وغیرہ ذکر کئے گئے ہیں - اجمالی طور پر اتنا ضرور معلوم ہو جاتا ہے ...سلام کے یہ تمام نظریات محض فلسفی نکتے نہیں جو دماغ کو خوش کر دیں - مگر عمل میں صفر کی حیثیت رکھیں - یہ ...ی چیزیں تھیں جن پر عمل کیا گیا -

لیکن ایک دوسرا سوال باقی ہے کہ جو کچھ عمل کیا گیا آیا وہ شخصی حیثیت سے تھا یا اسلام نے آئین بھی اس قسم کا ...یا ہے جسکی عملی شکل وہ ہوتی ہے جو عہد رسالت اور خلافت راشدہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئی ہمارا دعوی یہ ہے ...سلام نے اپنے نقطہائے نظر کی تکمیل کو افراد یا اشخاص کے رجحانات اور جذبات کے حوالہ نہیں کیا - بلکہ ان سے وہ اصول ...ب فرمائے ہیں جن پر عمل کرنے کے لئے افراد اور اشخاص کو مجبور کیا جاتا ہے -

اور اگر کوئی برسر اقتدار ذمہ دار شخص ان اصول پر عمل نہ کرے تو وہ اسی طرح گنہگار ہوگا جیسے نماز یا روزہ کا تارک

...ن لم یحکم بما انزل اللہ
...ولئک ھم الفاسقون - ھم
...ظالمون - ھم الکافرون

یعنی جو لوگ خداوند عالم کے نازل فرمودہ احکام اور قوانین کے بموجب فیصلہ نہیں کرتے ان کو قرآن پاک میں ایک موقع پر ظالم دوسرے موقع پر فاسق - تیسرے موقع پر کافر فرمایا گیا ہے -

اسلامی حکومت کے آئین کی تفصیل موضوع بحث ہے -

لیکن تفصیل وتشریح سے پیشتر مندرجہ ذیل بنیادی سوالات کا حل ضروری ہے -

(۱) الملک فی الاسلام۔ یعنی اسلامی نقطہ نظر سے ملکیت کے کیا معنی ہیں۔

(۲) لمن الارض۔ زمین کا مالک کون ہے

(۳) الحکم فی الاسلام۔ یعنی اسلامی نقطہ نظر سے حکومت کے کیا معنی ہیں۔

(۴) الشوریٰ فی الاسلام۔ یعنی اسلامی نظام حکومت میں ارکان دولت یا جمہور کی رائے کیا حیثیت رکھتی ہے

آج کی مجلس میں ۱ کے متعلق کچھ عرض کرنا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ۔

(۱) للہ ما فی السمٰوات و الارض۔ (۱) آسمان اور آسمانوں کی تمام چیزیں یا زمین اور زمین کی تمام چیزیں حضرت حق جل مجدہٗ کی ہیں۔

(۲) مالک الملک۔ تؤتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء۔ (الآیہ) (۲) اے اللہ تو ہی ہے ملک کا مالک جسکو چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک نکال لیتا ہے۔

سوال یہ ہوتا ہے کہ جب تمام چیزوں کا مالک خداوند عالم ہے تو انسان کو زمین۔ جائیداد۔ مکان۔ روپیہ وغیرہ کا مالک کیوں کہا جاتا ہے۔

آج ہماری غفلت اس درجہ بڑھی ہوئی ہے کہ اس قسم کی آیات کو ہم حقیقت اور مجاز پر محمول کر کے اپنی تو[جہ] کو ختم کر ڈالتے ہیں۔ آج ملکیت کی بحث دنیا میں بڑے بڑے انقلابات پیدا کر دیتی ہے۔ اسی بحث نے زار روس کی شہنشاہیت خاتمہ کر دیا۔ یہی بحث ہے جو فاسیزم۔ اور کمیونزم کا منشا ہنگی ہسپانیہ میں لا[کھوں] انسانوں کو گذشتہ چند سال میں فنا کے گھاٹ اتار چکی ہے۔ اور یہی بحث اقتصادی کساد بازاری کا سب سے بڑا سبب بنکر آج یورپ میں قیامت بپا کئے ہوئے ہے۔ لیکن ہم اس مسئلہ کی جانب توجہ کو بھی اپنے زہد و تقویٰ کے خلا[ف] سمجھتے ہیں۔ مگر الحمد للہ ہمارے اکابر نے ان تمام مسائل کو حل کر کے ہمارے سامنے ایک روشن شاہراہ قائم فرما دی ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم آنکھیں بند رکھیں اور توجہ نہ کریں۔ مگر یاد رکھو وقت کا اہم ترین مسئلہ یہی ہے۔ اگر مسلمانان ہند نے اس طرف توجہ نہ کی تو خطرہ ہے کہ روس کی طرح ہندوستان کی زمین انپر تنگ کی جائے جیلی کی کوٹھریاں ان کا پناہ گاہ ہوں گی اور دار و رسن انکا ٹھکانا نہ ہوگا۔

علماء سلف اور مجتہدین نے اس سوال کو حل فرما کر سیکڑوں مسائل کا استنباط کیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ آ[گے] معلوم ہوگا یہاں ہم امام ربانی سیدنا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے ارشادات کا ترجمہ پیش کرتے ہیں اسکے بعد دیگر علماء کے اقوال پیش کریں گے۔ (ملاحظہ ہو حجۃ اللہ البالغہ باب ابتغاء الرزق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

من احیا ارضا میتۃ فھی لہ۔ یعنی جو شخص غیر آباد اور افتادہ زمین کو قابل کاشت کرے تو وہ زمین اسی کی ہے

یہ ارشاد اسی اصول کے ماتحت ہے کہ تمام چیزیں خدا کا مال ہیں - ان میں درحقیقت کسی کا بھی کوئی
حق نہیں - لیکن جب کہ خداوند عالم نے زمین سے نفع حاصل کرنا اور زمین کو کام میں لانا نوع انسان کیلئے مباح
فرما دیا تو یہ ضروری تھا کہ حرص و طمع کی انسانی خصلت آپس میں جنگ جدال کا بازار گرم کرے - تو خداوندی قانون
ہوا کہ کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچائے بغیر جس شخص کا قبضہ کسی چیز پر سب سے پہلے ہو جائے وہ اسی کی ہے
جنگل کی لکڑیاں - درخت - شکار - دریا کے موتی - مچھلیاں - پہاڑوں کے پتھر - لعل و گوہر - پانی - معدنی اشیاء وغیرہ
کے متعلق اسلامی قوانین سے جو واقف ہیں ان کے لئے اس اصول کی تفہیم کسی دلیل کی محتاج نہیں - محمد میاں عفی عنہ
بنا بریں غیر مزروع اور غیر آباد زمین جو نہ آبادی میں ہو اور نہ فنا یعنی نہ آبادی کے اس حصہ میں ہو جسکو بسنے والوں نے
اپنی ضرورتوں کے لئے منتخب کر رکھا ہے مثلاً قبرستان - چھاؤنی کا علاقہ، پریڈ کا میدان - عید گاہ یا کسی تہوار
کے میلہ یا بازار کی جگہ) وہ ارض میتہ - کہلاتی ہے - ایسی زمین کو جب کوئی شخص آباد کر رہا ہے تو کسی دوسرے
انسان کو نقصان پہنچائے بغیر سب سے پہلے اس زمین پر اس شخص کا قبضہ ہو رہا ہے - لہذا اس کا حکم یہی کہ اس
شخص کو اس زمین سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا حقیقت یہ ہے کہ تمام زمین درحقیقت مسجد یا کسی فرودگاہ اور مسافر خانہ
کی طرح ہے جو مسافروں کے لئے وقف کیا گیا ہو -
ایسے مقام میں نمازی یا مسافر برابر کے شریک مانے جاتے ہیں جو سب سے پہلے جس حصہ پر قبضہ کرے
وہ اسی کا حق مانا جاتا ہے -
کسی انسان کے مالک ہونے کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے انسانوں کے مقابلہ میں اس کو اس چیز سے نفع
حاصل کرنے کا زیادہ حق ہے - نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے -
عادی الارض للہ ورسولہ یعنی عادی زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے پھر وہ میری جانب سے
ثم ھی لکم منی - تمہارے لئے ہے -

عادی زمین ایسی زمین کو کہا جاتا ہے جس کے مالک کا نام و نشان باقی نہ رہا ہو - اب اس کا کوئی مدعی نہ ہو
جب کسی زمین کے مالک کا نام و نشان باقی نہ رہے تو پھر وہ خدا اور اس کے رسول کی اس وجہ سے ہو جاتی ہے کہ اس
زمین سے نفع اندوزی کا حق جس کو تھا وہ ختم ہو گیا - لہذا زمین بدستور خدا کی ملک میں لوٹ آئی - اب وہ
پھر خدا کی طرف سے مباح ہو گئی جو شخص اس پر قبضہ کرے وہ اس کی مان لی جائے گی -
(دنیا کے تمام آئین خداوندی آئین سے ماخوذ ہیں - یہ ضرور ہوا کہ انسانی عقلوں نے ان میں کمی زیادتی کر دی
ہے - اور نور کو دھندلا یا تاریک کر ڈالا ہے آجکل نزول کی زمین اسی قسم کی مانی جاتی ہے - اس کا مالک حکومت
یا میونسپلٹی کو قرار دیا جاتا ہے - پھر جس کو وہ دیدے اس کی مان لی جاتی ہے اسلام کی حکومت خدا اور اس کے رسول
کی حکومت ہے - یہاں میونسپلٹی یا حکومت کے بجائے خدا یا رسول کا نام آئیگا - امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک نظم کو باقی
رکھنے کیلئے خلیفہ وقت سے اجازت لینی ضروری ہو گی - امام شافعی رح وغیرہ اس کی بھی ضرورت نہیں بتاتے)

اس کے بعد حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

"ابیض مار بی" (ایک صحابی ہیں) دربار رسالت پناہ میں حاضر ہوئے اور مارب میں جو نمک کی جھیل تھی اس کو عطیہ کے طور پر مانگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دیدی۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے تو اسکو نمک کا خزانہ دیدیا۔ (جو بلا زحمت کے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ آپ نے اس کی حقیقت سے آگاہی کے بعد اسکو واپس لے لیا۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس زمین کو دینا اور پھر واپس لے لینا اسی بنا پر تھا کہ تمام چیزیں خدا کی ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند عالم کے خلیفہ ہیں)۔

بنجر زمین کی طرح نقطہ یعنی پائی ہوئی چیز کا بھی حکم ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ لاٹھی۔ کوڑا۔ رسی۔ اور ان چیزوں کے متعلق جو پڑی ہوئی ملجائیں۔ اجازت دی ہے کہ ہم اسکو کام میں لائیں (قیمتی چیزوں کا حکم دوسرا ہے جسکو علماء سے معلوم کیا جائے۔)

بہر حال ایسی معمولی چیزیں جن کے مالک کا پتہ نہ چل سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے بارے میں اجازت دینے کا حق اسی بنا پر تھا کہ در حقیقت ہر چیز خدا کی ملک ہے۔ (انتہی حجۃ اللہ البالغہ)

سیدنا حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ العزیز کے علاوہ متاخر علماء میں سے سیدنا شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب نے اس مسئلہ پر (ایضاح الادلہ) میں مفصل بحث فرمائی ہے۔ جسکو ہم "الحکم فی الاسلام" کے سلسلہ میں انشاء اللہ نقل کریں گے یہاں ختم کلام پر مولانا محمد بن عبد اللہ عرف مولانا منصور انصاری مدظلہٗ کی تصنیف حکومت الٰہیہ[عہ] کا مختصر اقتباس پیش کرتے ہیں۔

انسان ایک حباب ہے نہ اسکا وجود اصلی۔ نہ اس کا کوئی وصف اصلی وہ دونوں میں کسی کا محتاج ہے۔ نور آفتاب کا زمین پر آنا۔ جانا۔ مثال ہے ہمارے وجود اور صفات کے آنے جانے کی۔

آفتاب کی طرح ہمارے وجود اور صفات کا مرکز کون ہے۔؟

وہی جسکو ہم خدا کہتے ہیں۔ یقیناً وہی مالک اصلی ہے جامعہ بشریت کا اور ہماری ملکیت ایک عرضی اور طفیلی ہے جو مالک اصلی کے مرکز ملک سے ہم تک پہنچی ہے۔ اسی طرح ہماری تمام صفتیں۔ عقل علم وغیرہ وغیرہ عرضی اور طفیلی ہیں۔

کس قدر فریب خوردہ ہوگا وہ ذرہ بے مقدار۔ اگر وہ اپنے وجود یا اپنی چمک دمک اصلی اور حقیقی کہنے لگے۔ یہی شان ہماری بھی ہے۔ اب ہمارے سامنے سلسلہ ملک میں حسب ذیل تقسیم آگئی۔

مالکیت اصلی۔ مالکیت عرضی۔ مالک اصلی۔ مالک عرضی۔ مملوک خاص۔ مملوک عام۔

اصلی مالکیت خدا بالا و برتر کی مخصوص صفت ہے۔ کائنات کا مالک اصلی صرف وہی ہے۔ مالکیت عرضی۔ انسان کی صفت ہے اور انسان مالک عرضی ہے۔ یا مالک ظلی ہے۔

مملوک خاص۔ وہ ہے جو صرف خداوند عز اسمہٗ کی اصلی مالکیت کے ماتحت ہو اور صرف خدا ہی کی مملوک ہو۔

عہ یہ کتاب کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی مراد آباد سے مل سکتی ہے بیش بہا معلومات کا خزانہ ہے قیمت کاغذ نمبر اول عہ نمبر دوم عہ سال نو کی تقریب میں محرم الحرام تک قیمت عہ ۔ عہ

ملوک خاص - صرف بشر اور انسان ہے -

انسان صرف خدا کی ملک ہے۔ کوئی اسکا ساجھی نہیں۔ بشریت فطری طور پر انسان کی ملکیت سے آزاد ہے۔ (چنانچہ
خون فطرتاً حرام قرار دیا گیا ہے حتی کہ خودکشی بھی حرام مانی جاتی ہے۔ اسلام نے قتل ناحق پر سخت سزا مقرر کی ہے
کوئی اپنے زرخرید غلام کو مارے یا خودکشی کرے۔ شریعت کی نظر میں سخت ترین مجرم ہے)

ملوک عام وہ ہے کہ حقیقی مالک کی حقیقی ملکیت کے ساتھ عارضی مالک کا عارضی مملوک بھی ہو جائے (گویا
آفتاب کے سامنے ایک آئینہ آگیا -)

مملوک عام وہ تمام کائنات ہے جو انسان سے کم درجہ رکھتی ہو۔ تمام جاندار۔ سارے نباتات۔ جمادات -
معدنیات۔ عنصریات۔ برق۔ دخان۔ اسٹیم وغیرہ وغیرہ -

ان تمام چیزوں پر حضرت حق جل مجدہٗ کی حقیقی ملکیت کا نور پرتو فگن ہے۔ لہذا وہ خداء بالا و برتر کی مملوک حقیقی
مگر چونکہ اس نور ملکیت کے درمیان۔ اتفاق ملکیت کا عکسی آئینہ آگیا ہے۔ لہذا مجازی اور عارضی طور پر ان تمام
کو انسان کی ملک بھی کہا جاتا ہے۔ اور اسی بنا پر اس کو مملوک عام کا لقب دیا گیا -
تفصیل کے لئے ملاحظہ آسمانی حکومت کی تصویر جو رسالہ قائد کے گزشتہ سالگرہ نمبر میں بھی شائع ہو چکی

- (محمد میاں عفی عنہ)

عید یا محرم
معاشی اور سماجی خرابیاں

۹ ذی الحجہ یوم عرفہ کا آفتاب غروب ہو چکا ہے آج ۱۰ ذی الحجہ ہے یعنی عید الضحیٰ ہے مسلمانوں کا عظیم الشان تیوہار ہے۔ یعنی اس قوم کا تیوہار ہے جو دنیا میں اس لئے پیدا کی گئی تھی کہ اہل حق کے لئے رحمت اور اہل باطل کے لئے خداوندی قہر بنکر خدا کی مالکیت اور وحدہٗ لاشریک لہٗ کی واحد اور یکتا حکومت کا پرشوکت پرچم فضائے عالم میں لہرائے۔ وہ جامع انسانیت کے لئے مربی اور محافظ ہو اور اسکو روحانی اور مادی ترقیات کے انتہائی اوج پر پہنچائے مگر افسوس آج ہندوستان کے براعظم میں وہ غلام ہے۔ اور اتنا پست کہ عظمت و شوکت کی تاریخ سے بھی غافل۔ وائے بدقسمتی کہ احساس پستی و خواری بھی مفقود ہے۔

افسوس صد افسوس۔ کس سے کہیں اور کس طرح کہیں کہ دور غلامی کی عید نہیں۔ بجا ہے اور حق ہے کہ اس کو یوم ماتم کہا جائے۔ یہ دن۔ جسکو تم ہنس کھیل کر گذارتے ہو حق ہے کہ اسکو رو کر گذارو اپنے اعمال پر رو و اپنی پستی پر گریہ کرو کھوئی ہوئی شوکت پر ماتم کرو۔ موجودہ مصیبت کو ہٹانے کی فکر کرو۔

ایک بڑے پنجرے میں کچھ پرندے بند ہیں۔ صبح کے سہانے وقت میں وہ بھی چہکتے ہیں۔ پھڑپھڑاتے ہیں۔ تیلیوں کو پکڑتے ہیں۔ اور شلاخوں سے لپٹ لپٹ کر جھولتے ہیں۔

لیکن اگر ان کی یہ چہچہاہٹ۔ نوحہ اور بکا نہیں۔ ان کی یہ پھڑپھڑاہٹ اگر تیلیوں کو توڑنے کے لئے نہیں اور اگر شلاخوں کو پکڑ کر جھولنا کسی خوشی کے سبب سے ہے تو ماتم کرو ان کی ناتوانی اور بے حسی پر۔ وہ قید کو آزادی تصور کر رہے ہیں۔ تیلیوں کو برگ گل اور شلاخوں کو ڈالی سمجھ بیٹھے ہیں۔

قدرتی طور پر عید الفطر کو کچھ ایسے واقعات میرے سامنے آ گئے۔ جنہوں نے میری معمولی مسرت کو اضطراب اور قلق سے بدل دیا اور آج یوم عرفہ کی شام کو ایک ایسا واقعہ میرے آنکھوں نے دیکھا جس نے دل کو مسل دیا اور جگر کے ہر ایک پارہ میں گویا خنجر گھسا دیا۔

۹ ذی الحجہ کو مدرسہ کی تعطیل تھی میں صبح آٹھ بجے سے عصر کے وقت تک ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تحریری کام کرتا رہا۔ نماز عصر سے فراغت ہوئی تو ایک دوست کی مزاج پرسی کو روانہ ہوا راستہ میں ایک اسکول سے ہو کر گذرا میدان میں کچھ بچے کچھ نوجوان کھیل رہے تھے۔ مجھے میدان کے بیچ میں سے ہو کر گذرنا پڑا۔ کیونکہ مختصر راستہ یہی تھا۔ ایک نوجوان نے تنبیہ کی۔ مولوی صاحب جلدی سے گذر جائیے۔

مجھہ غلام کی شکستہ حالت یقیناً اسی قابل تھی کہ برخود غلط اور ناداں نوجوان جو غلامی کو آزادی سمجھ بیٹھے ہیں مجھی تنبیہ کریں ل میں نے اخلاقی فرض سمجھا کہ اُن کے کھیل میں رخنہ نہ ڈالوں۔ میں قدم بڑھا کر چلا۔ اور میدان کے کنارے پر پہنچ میدان کے کنارے پر ایک میرے سے بھی زیادہ شکستہ حال بیٹھا ہوا تھا۔ پانچ چار چھوٹے چھوٹے بچے اُس کے گرداگرد میلے کپڑے اور وہ بھی پھٹے ہوئے۔ بال گرد آلود اور پراگندہ صورتیں اگرچہ اچھی خاصی تھیں۔ مگر علم و تہذیب نے کے باعث گندہ۔ وہ ایک شودر تھا۔ جو اپنی بے حسی میں ہم سے زیادہ ہے۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان غلام بھی مجھکو ناپاک سمجھتے ہیں۔ میری سرشت کو گندہ اور پیدائش کو ناپاک تصور کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ زندہ ہے۔ اس کی غیرت اسکو موت پر آمادہ نہیں کرتی۔

بہر حال اگرچہ وہ شودر تھا۔ اُس کے بچے شودر کے بچے تھے۔ مگر ہاں وہ سب انسان تھے۔ ماں اور باپ کے پیارے تھے۔ میں اُن کی حالت دیکھ کر اُن کی بے کسانہ اور بے حس زندگی پر دل ہی دل میں افسوس کر رہا تھا۔ اور بڑھ رہا تھا۔ کہ دفعتہً ایک بچے کے تڑپ کر رونے کی آواز نے مجھے چونکا دیا۔ میں اس طرف متوجہ ہوا۔ دیکھا۔ اسی ان کے دوسرے کنارہ پر اسی بھنگی کا ایک بچہ بلبلا کر رو رہا ہے۔ مجھے اپنا چھوٹا بچہ "خالد میاں" سلمہ یاد آگیا۔ وہ اسی عمر کا ہے۔ میرا دل مضطرب ہو گیا۔

میں کھڑا ہو گیا۔ اُس کے باپ سے میں نے کہا۔ دیکھو۔ بچہ کو دیکھو۔ وہ بچہ ایک پاؤں کو پکڑے ہوئے تڑپ رہا تھا۔ بیعت چاہتی ہے کہ میں اُس کو گود میں اُٹھالوں۔ مگر یہ میری کمزوری تھی۔ درحقیقت معاشرت کا وہ خراب و تباہ۔ اور انسانیت کش تصور جس کو چھوت چھات کہا جاتا ہے۔ میرے اوپر غالب آگیا۔ بلاشبہہ میرا انسانی فرض تھا کہ اپنے کی طرح۔ میں اسکو کلیجہ سے لگاتا۔ چمکارتا۔ اس کی پیشانی کو بوسہ دیتا۔ مگر میں ایسا نہیں کر سکا مجھے شرم آتی رہی کہ دیکھنے والے ہنسیں گے۔ بہر حال میں سوچتا رہا کہ یہ بچہ اس طرح کیوں رو رہا ہے۔ کیا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ مگر موسم سرما میں بچھو کہاں؟

افسوس کرتا ہوا آگے بڑھا۔ اس کا باپ رونے کا سبب دریافت کر رہا تھا۔ میں سن رہا تھا۔ بچہ کے پاؤں میں ٹ لگی تھی۔ بظاہر کسی کھیلنے والے نوجوان کی اسٹک لگ گئی تھی۔ یا اسٹک کی ٹکر سے کوئی ڈھیلا اچٹ کر بچے پاؤں میں جا لگا تھا۔

میری یہ کیفیت تھی۔ بچہ کا باپ بچہ کے پاس پہنچا۔ آس پاس کے اور بچے بھی اس کے پاس پہنچ گئے۔

مگر قابل تحسین یہ امر ہے کہ کھیلنے والے نوجوانوں کو مطلقاً خیال نہیں ہوا کہ کیا ماجرا ہے۔ غالباً ان کو یہ بھی حساس نہیں ہوا۔ کہ یہاں کوئی دردمند انہیں کے پیدا کئے ہوئے درد سے تڑپ رہا ہے۔

اُن کے نزدیک یہ بچہ گویا کسی انسان کا بچہ ہی نہیں تھا۔ یا اپنے ننھے سے سینہ میں ننھا سا دل۔ اور دل میں حساس بھی نہیں رکھتا تھا۔ افسوس۔

یہ ایک ادنیٰ اور معمولی واقعہ ہے ——— اس قسم کے صدہا واقعات رات دن ہوتے رہتے ہیں
ہماری ملکی معاشرت کی بدترین لعنت وہ ہے جس کو ہم چھوت چھات کہتے ہیں۔ بلاشبہ اس سبق کو ہم نے ہندوؤں سے سیکھا ہے۔

وہی ہندو — جس سے آج ہم برسرپیکار ہیں۔ جس کی ہر چیز سے بائیکاٹ ضروری سمجھتے ہیں۔ جس کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتے ہیں۔ جو اسلام کش ہے۔ مسلم کش ہے۔ جس نے اپنی ڈھائی سالہ وزارت کے زمانہ میں بقول اے کے فضل حق سیکڑوں ظلم مسلمانوں پر کرڈالے۔ مسلمانوں کو بقول اعدا اسلام تباہ و برباد کر ڈالا۔

مگر ہندو کے متعلق ہمارے یہ جذبات اس وقت سے پیدا ہوئے جب سے ہماری حکومت ختم ہوئی۔ حکومت کی اہلیت ہم سے مفقود ہوئی ——— اور جب سے برطانوی شہنشاہیت نے اپنے بقار و تحفظ کے لئے ہندو مسلم مناقشات کو ضروری سمجھا۔ تفرقہ ڈالو اور حکومت کرو۔ حکومت کا نقطہ نظر ہوا۔

لیکن جب ہم ملک کے مالک تھے۔ دوش حکومت پر ہم سوار تھے۔ سر بر سلطنت ہمارے قدموں تلے تھا۔ اس وقت ہم نے نہ یہ کہ ہندوؤں سے رواداری برتی۔ بلکہ ان کو اپنا عزیز بنایا۔ ان سے قرابت قائم کی۔ مغلیہ سلطنت کے شاہنشاہ اور شاہنشاہزادے زبردست مہاراجوں اور مہارانوں کی ڈیوڑھیوں پر خویش بنکر گئے۔ اور ان کے جگرپاروں کو اپنا رفیقہ حیات بنایا۔

اگرچہ فقہی حیثیت سے اس تعلق کے جواز کی وجہ ابتک سمجھ میں نہیں آئی۔ مگر یہ حقیقت غیر قابل تردید ہے کہ ہماری ننھیالی قرابت ہندوؤں سے قائم ہوئی۔ اور آج جس طرح سرزمین ہند کی پیداوار سے ہمارا گوشت پوست بنا ہے بلاشبہ ہماری رگوں میں ہندو ماتاؤں کا خون بھی دوڑ رہا ہے۔

ہم نے اس قسم کے تعلقات قائم کرکے جہاں بہت سے فائدے حاصل کئے چند نقصان بھی اٹھانے پڑے۔
جن میں سے سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ ہم عربی النسل ہوتے ہوئے ہندی معاشرت کے متوالے بن گئے شادی اور غمی کی ہندوانہ رسومات کو ہم نے اپنا کلچر بنالیا۔ دوسرا بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ ہم برہمن اور شودر میں فرق کرنے لگے۔ حالانکہ غیر مسلم ہونے میں دونوں شریک ہیں۔

آج ہم خنزیر خور کرسچین کی دوکان سے۔ مردار خور سکھ کی دوکان سے۔ شراب خور دیش کی دوکان سے پوریاں خرید کر کھا سکتے ہیں۔ لیکن مہتر کی دوکان سے خریدنا اور کھانا تو درکنار، اس کے بدن سے چھو جانا بھی ہمیں نجس بنا دیتا ہے۔ کیوں ——— ؟

افسوس وہ مسلمان۔ جو رب العالمین کا پرستار ہے۔ جو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ہے۔ جو خدا کا خلیفہ بنکر دنیا میں آیا تھا۔ تاکہ خداوند عالم کی وصف ربوبیت اور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کی وصف رحمت کا جلوہ دنیا کو دکھلائے۔ اور بہشت زمین پر بسنے والی اولاد آدم کو اپنے رحم و کرم۔ اخلاق اور اوصاف کا گرویدہ بناکر اس کو آخرت کے دائمی عذاب سے نجات دلائے۔

وہ اسی خالق اور اسی رب العالمین کی کروڑہا مخلوق کو گائے بیل۔ گدھے اور کتے سے بدتر سمجھے۔

غور کرو۔ سوچو یہ اسلام ہے یا کفر۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساھم انفسھم اولئک ھم الفاسقون

تم ان کی طرح مت ہو جانا۔ جنہوں نے خدا کو فراموش کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ خود اپنی حقیقت اور حیثیت سے غافل ہو گئے یہی لوگ فاسق ہیں۔

اے کاش مسلمان توجہ کریں۔ اس نوکروڑ مخلوق کو ہموست کرنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ کیا ہندو راجاؤں اور مہاراجوں سے ہی تعلقات خوشی قائم کئے جا سکتے تھے۔ اور خدا کی ایک درماندہ مخلوق کی اصلاح اور ترقی کے لئے کوئی تعلق نہیں قائم کیا جا سکتا۔

احقر نے اس موضوع پر چند سال پیشتر ایک مفصل مضمون لکھا تھا۔ "اسلام اور مساوات" جس کو انجمن اصلاح المسلمین میرٹھ نے طبع کرا کر مفت شائع کیا تھا۔ ہمدردان ملت اس کا مطالعہ فرمائیں۔ اور عمل کی طرف متوجہ ہوں۔

(۲)

روح انقلاب ندی کے کنارے۔ ایک ٹیلہ کے اوپر چند جھونپڑیاں ہیں۔ چھوٹی چھوٹی دیواریں۔ پھونس یا تاڑ کے پتوں کے چھپر اور وہ بھی ٹوٹا ہوا۔

ایک چھوٹے سے چھپر میں "نیادر" اور اس کی بیوی بچے رہتے ہیں۔ اسی چھپر کے کنارے پر دو بیل بھی بندھے ہوئے ہیں۔ سامنے چھوٹا سا صحن ہے۔ مگر نہایت تنگ۔ کیونکہ زمیندار نے اُن کو اس سے زیادہ جگہ کی اجازت نہیں کی اجازت نہیں دی۔

سردیوں کا موسم ہے۔ مگر ان غریبوں کے پاس چند پھٹے ہوئے گدڑوں کے سوا اور کچھ نہیں۔

نیچے پوال بچھائی ہے۔ رات کو وہی بستر ا ہوتا ہے۔ گدڑوں میں کچھ بچے بڑے لپٹ کر پڑ جاتے ہیں۔ کچھ پوال میں گھس جاتے ہیں۔ رات کو اس طرح گذارتے ہیں۔ صبح کو آفتاب کی کرنیں ان کے لئے ایک خوشخبری ہوتی ہیں تھوڑی دیر آفتاب کی دھوپ میں بیٹھ کر سینکتے ہیں تو رات کی خنکی اور ٹھر دور ہوتی ہے۔

آج بارش ہو رہی ہے۔ دن بھی ان کے لئے رات بن گیا۔ پانچ چھ بچے اور میاں بیوی دن بھر لگے رہتے ہیں تو کچھ پیسے کما لیتے ہیں۔ جس سے سوکھی روٹی میسر آجاتی ہے۔ مگر آج مزدوری ملنی بھی مشکل ہے۔

کھیت میں جو کچھ ہوا تھا۔ وہ زمیندار لے کے چلا گیا۔ کچھ مہاجن نے لے لیا۔ اب گھر خالی ہے۔ کھیتی ابھی پکی نہیں۔ مگر مہاجن کا اور زمیندار کا تقاضا ابھی سے شروع ہو گیا۔

"موہن" بڑا لڑکا پندرہ سولہ سال کا ہو گیا تھا۔ وہ کانپور چلا گیا۔ وہاں مل میں کام کرتا ہے۔ اُسکو ۸ر روزانہ ملتے ہیں۔ سچنے چبا کر۔ روکھی سوکھی روٹی کھا کر ۳ر روزانہ میں اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ ۴ر ماہوار کوٹھری کے دیتا ہے۔ جس میں وہ رہتا ہے۔ صرف ۴ روپیہ ماہوار مشکل سے بچتے ہیں۔ جن کو وہ اپنے بال بچے پاس بھیجد یتا ہے

لیکن اس مہینہ وہ بھی نہیں آئے - کیونکہ اس کی ڈیوٹی رات کے وقت رہی - جس سے وہ بیمار ہو گیا - ہسپتال میں داخل ہوا وہاں اگرچہ دوا مفت ملتی تھی - مگر جب تک کمپونڈر صاحب کی خدمت نہ کی جائے - وہ کچھ توجہ ہی نہ کرتے تھے - یہ چار روپیہ اسی علاج میں صرف ہو گئے تھے -

مصیبت پر مصیبت فکر ہے پیٹ کس طرح بھرا جائے - بچوں نے روٹی مانگنی شروع کر دی ہے - مگر روٹی کہاں دوپہر ہونے لگا ہے - آج فاقہ ہے -

یکایک جھونپڑی کے اندر سے کراہنے کی آواز آئی "ایک اور بچے کی آمد ہے"!

نیادر پریشان ہے - ابتک کھانے کی فکر میں تھا - اب ایک اور فکر بڑھ گیا - گھر سے نکلا - کسی سے کچھ پیسے مانگے - تھوڑی دور چلا تھا ـــــ ایک سپاہی ملا - وہ بارش میں بھیگتا ہوا جا رہا تھا - اس کے پاس سامان تھا - اس نے سامان اس کے سر پر رکھ دیا - اور آگے آگے چلنے کو کہا -

نیادر نے ہزار خوشامد کی - مگر کون سنتا ہے - زیادہ کہا سنا تو گالی کھائی - اور سردی میں ٹھٹھرے ہوئے بدن پر دو چار لاتیں لگ گئیں -

---

نیادر - بارش میں بھیگتا ہوا - بوجھ سر پر رکھے ہوئے چھ کوس طے کر کے جاتا ہے - سپاہی ایک آنہ اس کے ہاتھ پر رکھتا ہے - چار آنے کی رسید پر انگوٹھا لگواتا ہے - اور دو چار گالیاں دیکر تھانہ سے نکال دیتا ہے -

شام کا وقت ہے - ۶ کوس جاتا ہے - بارش ہو رہی ہے - بیوی درد میں مبتلا تھی - بچے بھوکے تھے - بوڑھی ماں اندھی - "نہ آج کیا کیا ہوگا - کس طرح ہو رہا ہوگا" یہ سب خیالات نیادر کے دماغ میں آ آ کر اس کو پریشان کئے ہوئے ہیں - وہ چاہتا ہے کہ آفتاب چھپنے سے پہلے گاؤں پہنچ جائے - مگر آدھ گھنٹہ میں ۶ کوس طے کرنا ناممکن ہے - رات کی اندھیری میں ٹھوکریں کھاتا ہوا گاؤں پہنچتا ہے آنہ کا آٹا خریدتا ہے - سوچ رہا ہے کہ بچوں کا پیٹ بھر جائیگا جھونپڑی میں پہنچا - نوزائیدہ بچہ پھونس پر پڑا ہے - ماں برابر میں پڑی ہے بے چین ہے - اس مرتبہ معمول سے زیادہ تکلیف ہوئی - اس کو بہت سخت بخار ہے -

ارکا باجرے کا آٹا - ۱۴ چھٹانک آیا تھا ـــــ اندھی ماں نے کچھ اس نے مل ملا کر روٹیاں پکائیں بچوں کو کھلائیں - تھوڑے سے نوالے خود کھا لئے ـــــ لیٹ گیا - مگر لیٹتے ہی سخت بخار چڑھا - نمونیہ ہو گیا - نمونیہ کچھ اتنا سخت تھا کہ دوپہر تک مر گیا - آہ - نیادر مر گیا -

بیوی پہلے ہی بخار میں مبتلا تھی - وہ بے چین تھی - آج بیوی کا صدمہ اور بڑھ گیا - آج بارش بھی زیادہ ہوئی - درد اور بخار میں اضافہ ہو گیا - رات کے بارہ بجے اوس کے سینہ میں درد اٹھا - چند گھنٹے تڑپی - آخر کار صبح تک وہ بھی ختم ہو گئی ـــــ

اس تنگ و تاریک جھونپڑے میں اندھی بڑھیا اور بچے ہیں - بڑا لڑکا جوان ہے مگر کانپور - اسکو خبر کون کرے اور خبر بھی ہو جائے تو کیا کر سکتا ہے -

یہ ہے غلام آباد ہندوستان۔ جو کسی زمانہ میں سونے کی چڑیا تھا۔ باغ ارم تھا۔ جہاں افلاس کے نام سے
نا آشنا تھے۔

علماء ملت سے استفسار

قرآن کریم کو رب العالمین نے شروع کیا۔ تو بسم اللہ میں اپنا وصف بیان فرمایا الرحمن۔ الرحیم
سورہ فاتحہ کا آغاز ہوا۔ تو پہلا وصف رب العالمین فرمایا گیا۔ یعنی تمام جہانوں کا پالنے والا۔
اس کے بعد الرحمن الرحیم۔ مکرر ارشاد فرمایا گیا۔ قرآن پاک کو ختم کیا گیا تو ارشاد ہوا۔
اعوذ برب الناس۔ رب الناس کے معنی ہیں تمام انسانوں کا پالنے اور تربیت کرنے والا۔
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا گیا۔

ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہم نے آپ کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ رحم کرنا ہے تمام جہانوں پر

حضرت آدم کو خلیفہ فرمایا گیا۔ پیدائش آدم کا مقصد یہ فرمایا گیا۔

جاعل فی الارض خلیفہ۔ میں زمین میں ایک خلیفہ بنا رہا ہوں۔

سوال یہ ہے کہ حضرت حق جل مجدہ۔ اور پھر رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بالا کا کیا مقصد ہے۔
آدمؑ اور اولاد آدم کے خلیفۃ اللہ ہونے کا کیا مطلب۔ نیز حضرت حق جل مجدہ فرعون اور بنی اسرائیل کا تذکرہ
کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

ونرید ان نمن علے الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ و نجعلھم الوارثین ونمکن لھم فی الارض

ہم چاہتے ہیں کہ اُن پر احسان کریں۔ جنکو ملک میں کمزور بنا دیا گیا ہے۔ اور ہم انہیں کو سردار بنائیں اور انہیں کو وارث ملک بنائیں۔ اور انہیں کو ملک کا اقتدار بخش دیں

سوال یہ ہے کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اور خصوصاً جبکہ اس آیت میں مسلم اور غیر مسلم کی بھی کوئی تفریق
نہیں۔ اور فرعون کی زندگی تک بنو اسرائیل کے نہ ایمان درست ہوئے تھے۔ اور نہ عمل۔

خاکسار نے اپنی ناقص استعداد کے بموجب ان تمام سوالات کو اطمینان بخش حد تک حل کیا ہے۔
آنے والے انقلاب کی تصویر۔ مسلم سوشلسٹ یا رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم اور سیاسی انقلابات۔ میں انہیں
مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ لیکن علماء ملت سے استدعا ہے کہ ان سوالات پر غور فرما کر ملک و ملت کی رہنمائی فرمائیں
رسالہ اس موضوع پر مخالف و موافق مضامین شائع کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ مضامین سنجیدہ ہوں۔ اور استدلال صحیح ہو

مسلمان اور کانگریس

حضرت مولانا محمد فاضل صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند رکن ادارہ قائد و استاذ علوم شرقیہ مرادآباد

فیضی احسنت ازیں عشق کہ دوراں امروز
گرم دارد ز تو ہنگامۂ رسوائی را

سنہ ۲۰ء کا وہ قوم پرور دور جبکہ خلافت اور کانگریس کی تحریکات دوش بدوش چل رہی تھیں ملک کی ہندو مسلم
دو بڑی قومیں پوری قوت اور اتحاد کے ساتھ آزادی وطن کے لئے سرفروشانہ جد و جہد میں مصروف تھیں
انقلاب کا جھنڈا مسلمان کے ہاتھ میں تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ ڈیرھ سو سالہ غلامی کی زنجیروں کو بیک جنبش توڑ کر آزادی
کا جھنڈا معمورۂ ہند پر نصب کر دے۔ اوس کی تمنا تھی کہ ہندوستان کا ہر باشندہ، خواہ اس کا تعلق اونچ ذات سے
ہو یا نیچ ذات سے فعل و زبان کے اختلافات نے خواہ اُن کو ایک دوسرے سے کتنا ہی بیگانہ بنا دیا ہو۔ ادیان
و ملل اور رسم و رواج کے امتیازات نے خواہ ان میں کتنی ہی بڑی خلیج پیدا کر دی ہو۔ مگر ایک ہندوستانی
ہونے کی حیثیت سے اپنے معاشی حقوق اور ملکی آزادی میں برابر کا شریک رہے۔ ان بنیادی اصول اور جمہوری
دستور کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی کوشش تھی کہ نہ صرف ہندوستان بلکہ سارا مشرق استبدادی قوتوں کے
آہنی پنجہ کی گرفت سے آزاد ہو کر اپنے پیدائشی حقوق سے پورا پورا فائدہ اٹھائے۔ ٹھیک اس وقت
جبکہ اعلان آزادی میں چند لمحات باقی تھے، حالت منتظرہ کی آخری گھڑیاں ختم ہو رہی تھیں۔ فرعونی طاقت
مکافات اور مجازات عمل کے بحر ناپیدا کنار کی ہلاکت خیز موجوں سے ہمیشہ کے لئے ہمکنار ہونے والی
تھی کہ راہ نوردان بادیۂ حریت نے شکستہ پائی اور آبلہ زیری کی شکایت شروع کر دی۔ دم لینے اور سُست
کے بہانے شدھی اور سنگھٹن کی باہمی آویزشوں میں پھنس کر وقت عزیز کے گرانقدر سرمایہ کو کھو بیٹھے۔ اب جو
طلب نے آنکھ کھولی۔ غفلت نے کروٹ لی اور متاع وقت کی بربادی کا احساس ہوا۔ تو نہ منزل مقصود کا پتہ
اور نہ شاہراہ منزل پر قدم۔ راہ دور اور نشان منزل گم ہے

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نہاں شد از نظر ؛ یک لحہ غافل بودم و صد سالہ راہم دور شد

دیکھیے رفیقان حیلہ جو کی عذر درماندگی اور بے محل چیرہ دستیوں کی سزا میں ناکردہ گناہوں کو بھی دشت غلامی
میں کب تک ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔ بہر حال یاران تیز گام کی بے راہ روی اور برادران وطن کی دراز دستی
کا اس وقت صحیح اندازہ ہوا جبکہ بساط سیاست بالکل الٹ چکی تھی۔ علم انقلاب وسیع الحوصلہ۔ وسیع النظر
قوم کے ہاتھوں سے نکل کر پست حوصلہ اور تنگ نظر افراد کے ہاتھوں میں جا چکا تھا۔ مدعیان جہاں تمائیت کی

ستی کا نقاب چاک ہو چکا تھا۔ اخلاص و رواداری کی چتا کو آگ لگا کر فرقہ پرستی کی ہولی کھیلی جا رہی تھی۔ اور
وں پر عملاً کانگریس کے دروازے بند ہو چکے تھے ؎ "دراز دستی این کوتہ آستینان بیں"
وح فرسا حالات اور ہوشربا واقعات کے باوجود ۱۹۳۶ء میں جمعیۃ علمائے ہند جیسی مقتدر اور مقدس
ت کی قیادت و سیادت میں پھر مسلمانان ہند اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں کے ساتھ کانگریس کے دوش
ں جہاد آزادی کیلئے تیار ہو گئے۔ قید و بند اور جلاوطنی کی مصائب سے لیکر دار و رسن تک کی تمام آزمائشوں
ہ پیشانی سے مقابلہ کیا۔ پامردی اور استقامت نے جبر و تشدد کے تمام آتش فشاں پہاڑوں کو خس و خاشاک
ح بہا دیا۔ بڑی سے بڑی رکاوٹ پیدا کرنیوالی چٹان ایک ٹھوکر میں چکنا چور ہو کر رہ گئی۔ لیکن اپنی
امنی پر آہ و بکا کیجئے، یا یاران وطن کے تعصب کا ماتم کہ جب کبھی رفقائے کار کی وسیع النظری اور انصاف
ی کے امتحان کا وقت آیا تو بجز حسرت و یاس ہر چیز سے دامن خالی نظر آیا۔

ے سے بڑا وہ مسلم قوم پرست جو وطن عزیز کے ساتھ ساتھ اپنے مذہب اور اپنی تہذیب سے بھی محبت رکھتا ہے۔ آزادی
کے ساتھ وہ اپنے پرسنل حقوق اور اپنی زبان کا بھی تحفظ چاہتا ہے۔ اُس کی گردن مہادیو کے لنگ اور
بتوں کی مورتیوں کے آگے نہیں جھک سکتی۔ اس کی پیشانی قشقہ و تلک کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ وہ دھوتی اور چوٹی
اکثریت کا تابع بنکر نہیں رہ سکتا۔ اور چونکہ وہ خود مستقل تہذیب اور مستقل فلسفہ کا مالک ہے۔ اس لئے اُس کی
ز مہابھائی ناقوسوں کی گونج اور بے ہنگام جے کاروں میں فنا کر دی جاتی ہے۔

مہا سبھائی خوں آشامیوں کی داستان یہیں ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ وطن کے ساتھ ساتھ ملت کا بھی درد رکھنے
ے مسلمانوں کے لئے ایسی فضا پیدا کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے اُن کو ملکی سیاسیات میں حصہ لینا دشوار ہو جاتا ہے
وں کے عادات و خصائل اور ان کے رجحانات کا پورا پورا اندازہ ان کے عہد حکومت اور زمانۂ سلطنت سے لگایا جا
۔ یونانیوں کا شوق جہاں گیری۔ رومیوں میں ہوس ملک گیری۔ باغیوں کا ذوق تعمیر مصریوں کی تہذیب و تمدن
وابستگی۔ ایرانیوں میں عروج و ترقی کی وارفتگی۔ عربوں کے علمی و ادبی مذاق اور اُن کے اصول جہاں بانی کا صحیح
ازہ ان کے دور حکومت ہی سے لگایا جا سکتا ہے۔

مسلمان حجاز کے نخلستانوں سے نکلا۔ اُس نے ...... مغرب اقصیٰ سے لیکر مشرق بعید تک اور سائبیریا کے
ن پوش پہاڑوں سے لیکر افریقہ کے تپتے ہوئے ریگستانوں تک اپنی شوکت و عظمت کا پرچم لہرا دیا۔ اور ساری دنیا
کومت الٰہی کی نعمتوں سے معمور کر دیا۔ خلفائے اسلام نے جس بلند نظری اور فراخ حوصلگی سے حکومت کی اور دوسری
م کے ساتھ جس رواداری اور انسانی ہمدردی کا شریفانہ برتاؤ کیا۔ اس کی نظیر کسی دوسری قوم کے زمانۂ حکومت
ں ملنی ناممکن ہے۔ نصاریٰ کے کلیسا۔ یہودیوں کے ہیکل۔ زرتشتیوں کے آتشکدے۔ ہنود کے مندر اُن کی
سعت قلب اور بے تعصبی کی ہر وقت شہادت دے رہے ہیں ؎

کچھ قمریوں کو یاد ہیں کچھ بلبلوں کو حفظ ؛ دنیا میں ٹکڑے ٹکڑے میری داستاں کے ہیں

اسی تاریخی نظریہ کو سامنے رکھ کر برادران وطن کی ڈھائی سالہ دور حکومت کا موازنہ کیجئے اور اس قومی وزارت کا جائزہ لیجئے۔ جس کے التفات چشم وابرو پر ہندوستان کے آٹھ صوبے سانس لے رہے تھے۔ تو آپکو ہندو مسلم دونوں قوموں کی ذہنیت اور ان کے رجحانات کا فرق آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

حقیقت یہ ہے کہ یہ زمانہ کانگریس کے لئے ایک دور ابتلا اور آزمائش تھا۔ قومی وزارتیں قائم ہو جانیکے بعد ان کو نہایت غور و فکر اور تدبر و دور اندیشی سے کام کرنے کی ضرورت تھی مگر یہاں اس کے برعکس کانگریس منسٹری بنتے ہی ہر فرقہ پرست ہندو راجہ اشوک اور عہد بکرماجیت کے خواب دیکھنے لگا۔ اسی نشۂ حکومت اور غرور اکثریت نے ہندوستان میں رہنے والی تمام اقلیتوں کو غیر مطمئن کر دیا۔ دیہات سدھار کے ورکروں نے گاؤں گاؤں میں پھر کر مسلم فرمانرواؤں کے غلط اور فرضی مظالم سنا سنا کر دیہاتی ہندوؤں میں مسلم ریاستوں اور مسلمانوں کے خلاف دشمنی اور عداوت کے جذبات برافروختہ کر کے حیدرآباد جیسی انصاف پرور اور حقوق نواز ریاست کے خلاف تمام برطانوی ہند میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ سی۔ پی۔ یو پی۔ بہار اور دوسرے صوبوں میں ملک کی عام فہم اور سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی اردو زبان کو مٹانے اور اس کی جگہ کہیں نہ بولی اور نہ سمجھی جانے والی زبان کو ہندی کے نام سے موسوم کر کے ہندوستان کی عام زبان بنانے کے لئے جن مبتذل اور سوقیانہ طریقوں کو استعمال کیا گیا۔ وہ برادران وطن کی تنگ نظری اور پست ذہنیت کا کھلا ہوا ثبوت ہے۔ باجے اور مسجد کے قضیے۔ مندر اور قربانی کے قضیے۔ پیپل اور تعزیہ کے جھگڑے تو ہمارے عزیزان وطن کے دلچسپ ترین مشاغل ہیں۔ غرض جسم قومی کا وہ کونسا حصہ ہے جس کو مجروح نہیں کیا گیا۔ اتحاد وطن کا وہ کونسا رشتہ ہے جو پارہ پارہ نہیں ہوا۔ مگر ان زخمہائے جگر کو کہاں تک روئیے اور دل صد پارہ کی شکستگی کا کہانتک ماتم کیجئے۔ مختصر یہ ہے کہ ان حوادث و فتن کی موسلا دھار بارش کو دیکھتے ہوئے قدرتی طور پر ہر مسلمان یاس و قنوط اور تعطل و جمود میں گھر کر رہ جاتا ہے گرد و پیش کے حالات گذشتہ واقعات اور مستقبل کا تاریک تصور باوجود ان عظیم الشان قربانیوں اور سرفروشیوں کے اس کو آگے قدم بڑھانے سے روک دیتا ہے۔ لیکن اگر یہ سچ ہے کہ تاریخی امثال و نظائر کی ترتیب صحیح نتائج اخذ کرنے میں بہت کچھ مدد دے سکتی ہے تو ایک طرف اس نبست سالہ روداد قفس کو سامنے رکھئے اور دوسری طرف ان اسباب کی جانب توجہ کیجئے جن کی وجہ سے ہندوستان کے ساڑھے سات کروڑ فرزندان توحید نے ہندوستان کو آزاد کرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور راہ آزادی میں پیش آنے والے مصائب و مہالک کے لئے اپنے جان و مال کو پیش کر دیا تھا۔ اگر وہ حالات اب باقی نہیں ہیں جن کی وجہ سے حمیت ملی اور غیرت اسلامی میں حرکت پیدا ہوئی تو یقیناً آپ ہمیشہ کے لئے ابنائے وطن کو ان کی دراز دستیوں اور کوتاہ اندیشیوں کی سزا میں غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہنے دیجئے اور خود بھی اس طوق غلامی کو گلے میں ڈالکر آرام کی نیند سوتے رہئے۔ اور اگر حالات بدستور ہیں۔ زمانہ کی برآشوبی ابھی باقی ہے۔ صلیب پرستوں کی خون آشامیاں ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ فلسطین کی مقدس سرزمین پر مسلمانوں کا خون

(باقی مضمون ملاحظہ ہو صفحہ ۳۳ پر)

پیکرِ باطل

تحریک خاکسار پر ایک بصیرت افروز مقالہ

حضرت الحاج العلامہ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب استاذ جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد۔ ایم۔ ایل۔ اے و نائب صدر جمعیۃ علماء صوبہ آگرہ

تمہید

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ دنیا میں اصلاح و افساد باہم مخلوط ہیں۔ نور و ظلمت دست و گریباں ہیں۔ خیر و شر ہم آغوش
ہیں۔ اور ایک دوسرے کو مستلزم۔ جس چیز کو ایک اصلاح کہتا ہے۔ دوسرا اسی کو افساد کے ساتھ تعبیر کرتا ہے۔
حضرت ابراہیم کے دین حنیف کو نمرود اور اس کے اتباع نے افساد کہا۔ حضرت موسیٰ کی پاک تعلیمات کو فرعون نے
فساد سے تعبیر کیا اور پیغمبر اسلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خالص توحید اعمال حسنہ اور اعلیٰ اخلاق کی مقدس
تبلیغ ہی کی بنا پر مکہ کے جاہلوں نے مفسد کہا۔

لیکن چور، چوری کرتا ہے۔ ڈاکو ڈاکہ ڈالتا ہے اور ایک شخص غیر فطری طریقہ پر اپنی لذت نفسانی کو پورا کرتا ہے۔ لیکن
چوری۔ ڈاکہ اور غیر فطری طریقوں سے خواہش نفسانی پورا کرنے کو سب لوگ افساد کہتے ہیں۔
باوجود اس التباس اور اختلاط کے ان دونوں میں حد فاصل بھی ہے۔ قرآن حکیم کے ذریعہ سے اس کی حقیقت
کو متعین کرنا ضروری ہے۔ قرآن حکیم نے مفسدین کی کوئی خاص دنیوی علامت نہیں بتائی۔ بلکہ وہ صرف اپنے اعمال
ہی سے شناخت کئے جاتے ہیں۔ اصلاح و افساد کا توازن طبعی صرف دین الٰہی کے ذریعہ سے قائم رہ سکتا ہے جس
طرح گردش سیارات کو فطرت الٰہی اور قدرت ربانی ایک دوسرے کی حد میں جانے سے روکتی ہے۔ اسی طرح انسان کے
اعمال و اخلاق ایک دوسرے سے ٹکرانا چاہتے ہیں۔ لیکن مذہب کی زنجیر اُس کو جکڑ دیتی ہے۔
اسلام خدا کا سچا دائمی مذہب ہے۔ وہ ایک مستقل قانون حیات ہے۔ اس کے اصول و قوانین متیقن ہیں۔
اس میں حق و باطل، اصلاح و فساد، خیر و شر اور ظلمت و نور ایک دوسرے سے بالکل ممتاز ہیں۔
لیکن خیر و شر اور ہدایت و گمراہی کو مخلوط اور مشتبہ کرنے کے لئے پھر بھی ہمیشہ مسلمانوں میں ایسے مذہبی فتنے
اُٹھے کہ عام اور مذہب سے ناواقف مسلمانوں کو اصلاح امت، خدمت قوم کا عنوان اختیار کرکے گمراہ کیا گیا۔ اور
مفسدین زمانہ نے اصلاح کا نام لے کر فساد، تنظیم اور اتحاد کے نام سے تفریق کی بنیاد ڈالی۔
خارجی۔ باطنی، حسن ابن صباحی، قادیانی، چکڑالوی، بابی اور بہائی فرقے۔ امت مسلمہ میں تفریق پیدا کرنے
کے لئے کچھ نہ تھے۔ ان فتنوں سے اسلام اور مسلمانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔ کہ ایک
عجیب الٹے قسم کا نئے انداز میں خاکساریت کا فتنہ اس زمین اور خطہ ارض سے اٹھا جہاں ایسے بیسیوں فتنے
اُٹھے۔ اور نہ معلوم کتنے طوفان برپا ہوئے۔ جہاں بہت سے نبی اور مسیح موعود پیدا ہوئے اور مر گئے۔ اور ظلمت
و گمراہی ساتھ لائے اور اپنے ہی ساتھ لے گئے۔ اور حاملان رشد و ہدایت کے سامنے کچھ بن نہ پڑی۔ یہی حشر
انشاء اللہ تعالیٰ اس فتنہ کا ہونے والا ہے۔ کاغذ کی ناؤ آخر کب تک چل سکتی ہے۔ میں نوجوان اور اس تعلیمیافتہ
طبقہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جو اس تحریک خاکساریت کے دلدادہ ہیں اور اس خطرناک تحریک کو تحریک جدید

اور مبارک اقدام کہتے ہیں۔

کیا واقعی آپ نے اس تحریک کے بانی علامہ عنایت اللہ مشرقی کے حالات زندگی پڑھے ہیں۔ آپ نے اُس کی مایہ ناز کتاب تذکرہ کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ جس پر خاکسار تحریک کی بنیاد ہے۔ اور آپ نے اس تحریک کی اصلی حقیقت اور اس کے عواقب کو کبھی سوچا ہے۔ اگر بلا غور و فکر محض بیفادم قوائد پریڈ، نعروں اور جھنڈوں کی نمائش اور بناوٹی الفاظ، جھوٹے پروپیگنڈے اور اشتعال انگیز مضامین دیکھکر آپ ایک ایسی تحریک میں شامل ہوتے ہیں۔ جو اسلامی اصول اور مذہب اسلام کی پاک تعلیمات کے سراسر خلاف جانے والی ہے۔ تو معاف فرمایئے آپ اپنے نفس پر ظلم اور اسلام کے ساتھ دل لگی کر رہے ہیں۔ جس کا انجام دنیا اور آخرت میں خسران اور حرمان ہے۔ ذالک خسران مبین۔

علامہ مشرقی کے حالات زندگی خاکسار تحریک کو ۱۹۳۲ء میں علامہ عنایت اللہ مشرقی نے آغاز کیا تھا اور اس وقت سے ابتک اس تحریک کے مختار مطلق امیر اور قائد ہونے کا شرف علامہ ہی کو حاصل ہے۔ لہذا تحریک کے پورے طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ علامہ کے حالات زندگی اور اُن کے خیالات سے واقفیت حاصل کی جائے۔ مسٹر عنایت اللہ مشرقی صاحب ۲۵ اگست ۱۸۸۸ء کو امرتسر میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد شیخ عطا محمد چکڑالوی مذہب رکھتے تھے۔ اور اپنے زمانہ میں منکرین حدیث اور چکڑالویوں کے سرغنہ تھے۔ مشرقی صاحب پر باپ کا اثر کافی طور پر پڑا تھا۔ مگر یورپ جاکر اور بھی منجھ گئے۔

۱۹۰۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی ۱۹۱۰ء میں کیمبرج یونیورسٹی کے کرائسٹ کالج (انگلستان) میں داخل ہوئے۔ وہاں پر عربی۔ فارسی اور علوم مشرقیہ کی تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ مشرقی صاحب نے عربی، فارسی زبان کی تعلیم صرف لندن میں حاصل کی۔ قرآن مجید حدیث اور اصول اسلام کی تعلیم کہیں بھی حاصل نہیں کی۔ مسٹر مشرقی مختلف عہدوں اور سرکاری ملازمتوں پر رہے۔ جب کابل کی طرف مسلمانوں کی ہجرت نہایت زوروں پر تھی۔ اور انگریز اس سے خائف تھے۔ اُس وقت مسٹر مشرقی نے انگریزوں کو وہ چالیں بتلائیں کہ ہجرت فیل ہوگئی۔

انگریز جب کہ تحریک خلافت اور کانگریس کی کارروائیوں سے متاثر تھے مشرقی صاحب نے انگریزوں کے مفاد کے پیش نظر مسلمانوں میں سیاسی اور مذہبی پھوٹ ڈالنے کے لئے دوران ملازمت ہی میں تذکرہ تصنیف کیا۔ اور مسلمانوں میں ایک عظیم الشان فتنہ کی بنیاد ڈالی۔ اس کتاب کو مصر و عراق، عرب، ترکستان، ایران مراکش غرضیکہ دنیائے اسلام کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دیا گیا۔ اسلامی دنیا نے بالاتفاق اس کتاب سے اظہار نفرت کیا۔ البتہ یورپین دنیا میں اس کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ۱۹۲۹ء جبکہ قاہرہ میں موتمر خلافت کا انعقاد ہوا، تو مشرقی صاحب بھی کسی خاص سیاسی غرض کے لئے وہاں تشریف لے گئے اور اس موتمر میں انگریزوں کے مفاد کے مطابق آپ نے ایسی تقریر کی۔ کہ مصری اخبارات سے پتہ چلا کہ ان کی تقریر نہایت شبہہ کی نظر سے دیکھی گئی۔ اور بعض اخبارات نے مشرقی صاحب کو برطانوی جاسوس ثابت کیا۔

کہا جاتا ہے کہ جنگ عظیم کے موقع پر حکومت برطانیہ نے جبری طور پر جن لوگوں کو بھرتی کیا تھا اُن کو پریڈ وغیرہ سکھلانے میں کئی ماہ صرف ہوئے تھے۔ برطانوی مدبرین نے سوچا کہ آنے والی جنگ سے پیشتر ہی رعایا کے وفادار نوجوانوں کو اسقدر فوجی تعلیم ہو جانی چاہئے جس سے کم از کم ان کو باقاعدہ، مارچ، فوجی سلام، بندوق اٹھانے کیمپوں میں راتیں گذارنے اور مصنوعی جنگ کا سلیقہ آجائے۔

اس اسکیم کو عملی جامہ پہنانے کا کام بھی مسٹر عنایت اللہ مشرقی ہی کے سپرد کیا گیا۔ چنانچہ مسٹر مشرقی مجوزہ اسکیم کو چلانے کی خاطر ملازمت سے علیحدہ ہو گئے۔ اور سنہ ۱۹۳۱ء میں اشارات کے نام سے ایک کتاب شائع کی جسمیں خاکسار تحریک کو وجود میں لانے کا پروگرام، اس کے قواعد وضوابط اور لائحہ عمل پیش کیا گیا۔ اور سنہ ۱۹۳۲ء میں تحریک خاکساریت کی بنیاد ڈالی جو آج تک برابر جاری ہے۔

آج جسطرح جنگ کے مہیب بادل سرعت کے ساتھ منڈلا رہے ہیں ویسے ہی تحریک بھی اس تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ مشرقی صاحب نے بہت سی ہدایات خاکساروں کو دے رکھی ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:-

(۱) انگریزوں کو بادشاہ سمجھکر عاجزانہ فیاضانہ سلوک کیا جائے (۲) بیلچہ کو جھکا کر فوجی سلام کیا جائے۔

(۳) خلوص سے پیش آیا جائے۔ (۴) انڈے۔ مرغی گھاس مہیا کی جائے۔

(۵) انگریزی قانون کے خلاف کچھ نہ ہو۔ (۶) اس کے دکھ میں شریک ہونا چاہئے۔

(۷) انگریز سے بہتر کوئی حکومت نہیں۔ (۸) انگریز کو ملک کا بادشاہ سمجھکر عاجزی کی جائے۔

(۹) یاد رکھا جائے کہ خدا کی دی ہوئی بادشاہی ہے۔

مسٹر مشرقی کی اس تحریک پر زر کثیر صرف ہو رہا ہے جس کا انہوں نے خود اعتراف کیا ہے۔ لیکن نہ معلوم یہ روپیہ کہاں سے آتا ہے اور ایسی کونسی امداد ہے جس کے بل بوتے پر اتنی بڑی تحریک چل رہی ہے۔ یہ ہیں علامہ مشرقی کے مختصر حالات زندگی۔ ان حالات اور واقعات سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ نہ وہ کوئی مذہبی شخص ہیں کہ اس کی شروع کی ہوئی تحریک میں مذہبیت ہو سکتی ہے نہ اسکو مسلمانوں کی سیاسیات سے کوئی علاقہ۔ کہ اس کی تحریک سے کوئی سیاسی فائدہ پہنچنے کی توقع ہو۔ وہ خالص مغربی قسم کا آدمی ہے۔ مغربی اس کی تعلیم ہے۔ اور برطانوی حکومت کا آلہ کار ہے۔ یہی چیز اس کی تحریک میں مضمر ہو سکتی ہے اور ہے۔

تذکرہ کی حقیقت اور علامہ مشرقی کے نظریات خاکسار کی اصلی حقیقت سمجھنے کے لئے جس طرح مسٹر عنایت اللہ مشرقی کے حالات زندگی اور اس کے خیالات کا معلوم کرنا ضروری ہے اسی طرح اسکی تصنیف کردہ کتاب تذکرہ کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ جس میں اس کتاب کے مصنف مسٹر مشرقی نے مسلمانوں کو اس اسلام کے قبول کرنے کی دعوت دی ہے۔ جو اس مغرب زدہ کے خیال میں صحیح اور اصلی اسلام ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو تحریک خاکساریت کی بنیاد ہے۔ اور تحریک صرف انھیں خیالات اور اوہام کے منوانے کے لئے چلائی گئی ہے جو اس کتاب میں ظاہر کئے گئے ہیں۔

تذکرہ اور تحریک خاکسار کا مقصد واحد ہے اس امر کی شہادت اور ثبوت میں کہ علامہ مشرقی نے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنانے کے لئے یہ عملی راستہ اختیار کیا ہے خود علامہ کی تحریریں اور تحریک کا لٹریچر کھلی دلیل اور روشن برہان ہے۔ تحریک کا واحد آرگن "الاصلاح" مجریہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۳۵ء میں خود علامہ نے صاف اعلان کیا ہے "تذکرہ تحریک خاکساران کے لئے آواز کی قوت تھا اور اشارات اس کے لئے لائحہ عمل"

"قول فیصل" جس کے آخر میں مشرقی کی مختصر سوانح حیات لکھی گئی ہے اس کے صفحہ ۲۴ زیر عنوان خاکسار تحریک اور اشارات کی تصنیف مشرقی صاحب کے متعلق ارقام ہے:

سنہ ۱۹۲۴ء میں جو پیغام دنیائے اسلام کو "تذکرہ" کی صورت میں دیا گیا تھا۔ اسکی تصدیق کے لئے سنہ ۱۹۳۱ء میں اشارات کے نام سے قوم کی اصلاح کے لئے عملی پروگرام پیش کر دیا۔ اور سنہ ۱۹۳۲ء میں خود میدان عمل میں مجاہدانہ اتر آیا۔ اور خاکسار تحریک کے نام سے موت کی نیند سونے والے بے عمل مسلمانوں کو دعوت دی۔

اشارات صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے۔ کہ میں تذکرہ کی ایک سطر ایک حرف کو بھی دس سال کے مزید تجربہ اور مطالعہ، اور مغربی اور اسلامی ملکوں میں ایک اور سفر کے باوجود بدلنا نہیں چاہتا۔ میں بھی ذرہ برابر نہیں بدلا ہوں اور نہ ایک انچ اس جگہ سے ہٹنا چاہتا ہوں جو دس برس پہلے اختیار کی تھی۔

یہ چند تصریحات اس امر کے سمجھنے کے لئے کافی ہیں کہ خاکسار تحریک کو مسلمانوں کے مذہب اور ان کے صحیح عقائد سے کوئی تعلق نہ مانا جائے۔ اور اس تحریک کو صرف ایک سیاسی تحریک اور فوجی تنظیم قرار دیا جائے۔ سراسر غلط مکر اور فریب ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ سے علامہ مشرقی، صرف اپنے اُن خیالات اور اوہام کا پابند بنانا چاہتا ہے جو "تذکرہ" میں بیان کئے گئے ہیں۔

تذکرہ کے متعلق بعض خاکساری دو قسم کی صفائی پیش کرتے ہیں۔

اول تذکرہ کے سمجھنے کے لئے ہندوستان میں کوئی عالم نہیں۔ عوام کے ادراک سے بالاتر ہے۔ عوام کی سمجھ سے باہر ہے انتہائی مشکل اور پیچیدہ ہے۔

تو پھر سوال یہ ہے کہ یہ کتاب کیوں اور کس کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور آفتاب کی طرح روشن۔ فیض رساں مشعل ہدایت کس کے لئے ہے۔ اور پھر آپ تحریک میں شامل ہونے کے بعد کتنے ہی کم علم یا کم مایہ ہوں "تذکرہ" فہمی کا دعوےٰ کس طرح کرنے لگتے ہیں۔ "تذکرہ" کے پیچیدہ اور مغلق نہ ہونے کے متعلق تو علامہ نے خود لکھا ہے۔ کہ میں اس کتاب کو پہیلی یا بوجھارت قطعاً نہیں بنانا چاہتا (دیباچہ ۵۸-۱۷)

اور "تذکرہ" کے عام فہم ہونے کے متعلق لکھتے ہیں کہ۔ مسلمان عہد حاضر کو ایک قطعی اور مختصر راہ عمل کی طرف عام فہم الفاظ میں پھر اشارہ کر دیا۔ (دیباچہ ۸۷ - ۲۹)

یہ عبارات تو اس بات کو بتلاتی ہیں کہ تذکرہ" کا سمجھنا کچھ مشکل نہیں ہے۔ بلکہ وہ نہایت عام فہم اور سہل المآخذ ہے۔ آپ کا اس کی صفائی میں یہ کہنا کہ تذکرہ" لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہے۔ اکثر لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے" بالکل غلط اور خلاف حقیقت ہے۔

دوسری بات یہ کہی جاتی ہے کہ تذکرہ کی عبارتیں ادھ کٹی اور خلط ملط کر کے نقل کی جاتی ہیں۔ اس لئے اس کے متعلق جو کچھ کہا جاتا ہے غلط ہے۔ اس بارے میں ہم صرف اتنا عرض کر دینا چاہتے ہیں کہ تذکرہ" سے علامہ مشرقی کے جن نظریات کو پیش کیا جا رہا ہے اور اسکی عبارتیں جو یہاں پر درج کی جا رہی ہیں اگر یہ عبارات تذکرہ" میں علامہ نے نہیں لکھیں اور یہ خیالات اور نظریات مشرقی صاحب کے نہیں ہیں تو علامہ مشرقی بقید حیات، موجود ہیں۔ وہ اُسکی تردید کر دیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے اور یقیناً نہیں کریں گے تو آپکو بالیقین سمجھ لینا چاہئے کہ یہی علامہ مشرقی کے نظریات اور خیالات باطلہ ہیں جن کو وہ مسلمانوں سے تسلیم کرانے چاہتے ہیں۔ اور انہیں خیالات کو منوانے کے لئے انہوں نے تحریک خاکساریت شروع کی ہے

علامہ مشرقی کے نزدیک اسلام کی حقیقت

اسلام دنیا میں صرف غالب بنکر رہنے کو کہتے ہیں۔ دنیا میں جس کو غلبہ اور حکومت حاصل ہے وہی مسلمان ہے اور جو محکوم اور مغلوب ہے۔ وہ کافر اور مشرک ہے۔ چنانچہ تذکرہ کے عربی افتتاحیہ میں اس نظریہ کو اس طرح ظاہر کیا ہے

افلم تومنوا من بعد ما بينت لكم هذا بان الاسلام هو النظم والنسق و الجد والجهد والسعي والعمل والقوه

کیا میری اس توضیح کے بعد بھی تم ایمان نہیں لاؤ گے کہ اسلام نظم ونسق اور جد وجہد اور سعی وعمل اور قوت واتحاد اور غلبہ امن اور طلب بقا من اللہ کا نام ہے۔ بلکہ دین اور دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے

والاتحاد والغلبۃ والامن والاستبقاء من الله بل ھو فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وانما ھو ھذہ بل کلہ ھذہ لاشئ من دون ذلک ولاما یجی بہ علماء کم الجاھلون ۔

اور بے شک اسلام بس یہی ہے - اور اس کے سوا کچھ نہیں
اور وہ نہیں جو تمہارے جاہل علما بکتے ہیں

اور اس نظریہ کے ثبوت میں علامہ نے کہا ہے کہ اسلام کے مشہور اصول اور احکام کا منشاء اور مقصد یہی نظم و نسق غلبہ اور اتحاد تھا۔ توحید کا مقصد یہ تھا کہ قوم میں یگانگت اور تخیل کی وحدت پیدا ہو - نماز کا منشاء یہ تھا کہ اس کے ذریعہ سے قوم منظم ہو اور روزہ کا حکم اس واسطے تھا کہ صبر و مشقت کی عادت پڑے - اور زکوٰۃ اس لئے تھی کہ قوم میں زور اور قوت پیدا ہو جس کے ذریعہ غلبہ حاصل کیا جا سکے اور علی ہذا حج کا منشاء یہ تھا کہ اس سے قوم میں ربط اور تعلق پیدا ہو - چنانچہ "تذکرہ" کے افتتاحیہ میں لکھتے ہیں - وان ھو الا ان تومنوا بالتوحید لتوحدوا انفسکم وتصلوا لتنتظموا منکم وتصوموا لتصبروا وتصابروا وتحجوا لترابطوا وتخالطوا وتنفقوا لتقووا قومکم وتعاضدوا بینکم غالبین۔

اسی نظریہ کے ماتحت علامہ مشرقی کے نزدیک اس زمانہ میں ایمان لانے والے اور عمل صالح کرنے والے صرف نصاریٰ ہی ہیں - وہی عارف باللہ ہیں - وہی متخلق باخلاق اللہ ہیں - خدا تعالے کے قدردان ہیں - خدا کے عابد ہیں خدا کے شکر گذار ہیں - خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں - فرشتے انہیں کو سجدہ کرتے ہیں اور آدم علیہ السلام کو جو سجدہ ہوا تھا وہ دراصل نصرانیوں کو تھا۔ ملاحظہ ہوں تذکرہ کی اصل عبارات

والمغربیون ھم الذین امنوا وعملوا الصالحٰت فی زماننا ھذا فیستخلفھم الله ویستدرجکم من حیث لا تعلمون۔
(تذکرہ حصہ عربی صفحہ ۹۰ سطر ۱۳)

اس زمانہ میں مغربی لوگ یعنی نصاریٰ ہی ایماندار عمل صالح کرنے والے ہیں - انہیں کو اللہ تعالیٰ زمین میں خلافت کا عہدہ عطا فرمائیگا اور تمہیں اے سلمانو ایسے طریقہ سے دوزخ میں لیجائیگا کہ تمہیں پتہ ہی نہیں لگے گا۔

والمغربیون العالمون الذین عرفوا ربھم بوساطۃ صحیفۃ الفطرۃ (تذکرہ حصہ عربی صـ۳۲ سطر۶)

اور مغربی لوگ یعنی نصاریٰ ہی عالم ہیں جنہوں نے صحیفۂ فطرت کے ذریعہ سے اپنے رب کو پہچانا ہے۔

وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس ولیعلم الله من ینصرہ ورسلہ بالغیب ان الله قوی عزیز

اور جیسے لوہا نازل کیا جس میں سخت لڑائی ہے اور لوگوں کے لئے نفع بھی اور تا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو واضح کردے کہ کون شخص اسکی اور اسکے پیغمبر کی غائبانہ مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ زور والا غالب ہے۔

افانتم امنتم بھذہ الایۃ ام الکفار القویون المعززون وانتم تخلقتم باخلاق الله القوی العزیز ام النصاریٰ
(تذکرہ عربی صـ۲۳ سطر ۱۴)

کیا تم اے سلمانوں اس آیت پر ایمان لائے ہو یا وہ کافر جو طاقتور اور معزز ہیں اور تم اللہ تعالیٰ قوی اور غالب کے اخلاق سے متخلق ہو یا بت پرست نصاریٰ

صرف نصاریٰ ہی مسلمان ہیں :-

والحق انہ ما فیکم من الاسلام من شئ وانھم ھم المسلمون (تذکرہ عربی صـ۴ سطر ۱)

بالتحقیق تم مسلمان نہیں ہو - اور وہی عیسائی مسلمان ہیں۔

نصاریٰ ہی قرآن کی آیتوں کے مطابق ہیں۔

اعدوالهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدو الله و عدوكم و آخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم فكذب علماءكم بهذه الآية و المغربيون كلهم صدقوا بهذه الآية بالعمل، و آمنوا بها ما استطاعوا (تذکرہ عربی ص۱۲ سطر۶)

اور جس قدر ممکن ہوسکے دشمنوں کے لئے تیار کرو سب کے لئے گھوڑے پالو۔ اس قوت سے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمنوں کو ڈراؤ اور ان دشمنوں کے علاوہ دوسرے جنہیں تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ ہی انہیں جانتا ہے۔ اے مسلمانو تمہارے علماء نے اس آیۃ کو جھٹلایا اور تمام مغربیوں یعنی نصرانیوں نے اس آیۃ کی عملی تصدیق کی اور جہاں تک ہوسکا اس پر ایمان لائے۔

نصاریٰ ہی اطاعتہ اللہ اور اطاعتہ رسول کرنے والے ہیں۔

و اطاعوا الله و رسوله فصاروا من المفلحين في الدنيا۔ لا شك انهم في الآخرة من عباده المؤمنين (تذکرہ حصہ عربی)

نصاریٰ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی اس لئے دنیا میں فلاح پانے والے ہوگئے اور اس میں شک نہیں کہ وہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مومن بندوں میں ہوں گے۔

نصاریٰ ہی عارف باللہ خدا کے قدردان خدا کے عابد اور اس کے شکر گذار بندے ہیں۔

و لم يعرفوا الله مثل ما عرفوه و لم يقدروه فكيف لا يودي الله اجورهم و يوفيهم حق عبادتهم في الدنيا و يتم نعمته عليهم ان كانوا شاكرين۔

(تذکرہ عربی ص۲۶ سطر۱۴)

مسلمانوں کو خدا کی ایسی معرفت حاصل نہیں ہوئی جس طرح نصاریٰ کو حاصل ہے اور مسلمانوں نے حق تعالیٰ کی ایسی قدر نہیں کی جیسی نصاریٰ نے کی ہے۔ پھر کیوں نہ اللہ تعالیٰ انہیں مزدوریاں دیدے اور دنیا میں عبادت کا حق ادا کرنے کے باعث کیوں انہیں جزا دے اور کیوں نہ اپنی نعمت پھر پوری کرے کیونکہ وہ شکر گذار ہیں۔

فرشتے نصاریٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔

انما الملائكة اكثرهم يسجدون لهذا القوم (تذکرہ عربی ص۲۶ سطر۱۷)

اکثر فرشتے اسی قوم نصاریٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں۔

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ جن نصاریٰ کے متعلق فیصلہ الٰہی یہ ہے کہ نصاریٰ مشرک ہیں کافر ہیں۔ دین الٰہی کے مخالف ہیں ضال اور گمراہ ہیں۔ انہیں نصاریٰ کے متعلق قرآن کے خلاف علامہ مشرقی کا نظریہ یہ ہے کہ نصاریٰ ایماندار ہیں نیکوکار ہیں۔ عارف باللہ ہیں۔ متخلق باخلاق اللہ ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے قدردان ہیں۔ خدا کے عابد ہیں۔ خدا کے شکر گذار ہیں۔ خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں۔ فرشتے انہیں کو سجدہ کرتے ہیں۔

ارکان اسلام جن کے متعلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

بني الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا عبده و رسوله و اقام الصلوة و ايتاء الزكوة و حج البيت و صوم رمضان

پانچ چیزوں پر اسلام کی بنیاد قائم کی گئی ہے۔ اس امر کی شہادت دینی کہ بجز خدا کے اور کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلعم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ نماز کا پڑھنا۔ زکوٰۃ دینا۔ حج کرنا۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

مشرقی صاحب لکھتے ہیں

ما بني الاسلام على ما انتم تزعمون و ما كلمة الشهادة و الصوم و الصلوة و الحج و الزكوة

اسلام کی بنیاد ان چیزوں پر نہیں رکھی گئی ہے جن پر تم خیال کرتے ہو اور کلمہ شہادت۔ نماز اور روزہ حج اور زکوٰۃ ارکان اسلام نہیں

لتی تسمونہا ارکان الاسلام۔ فلا ہیں۔ خدا کی قسم ہے اسلام کی بنیاد دس اصول
و اللہ ما ھو الا انہ قد بنی الاسلام علی پر رکھی گئی ہے
عشرۃ اصول (تذکرہ حصہ عربی ص۲۶ سطر ۷)

مسلمان فیصلہ کریں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ لیکن مشرقی صاحب کا نظریہ یہ ہے کہ اسلام کی بنیاد ان پانچ امور پر نہیں ہے بلکہ اسلام کی بنیاد دس چیزوں پر ہے۔ جن میں ان پانچ کا ذکر تک بھی نہیں۔

نصاریٰ کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم نصاریٰ جن کے ساتھ دوستی کرنے کو قرآن میں سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اور اس معاملہ میں یہانتک شدت برتی گئی ہے کہ اگر تم نے ان سے دوستی رکھی تو تم بھی ویسے ہی ہو جاؤ گے اور وہ تمہیں کافر بنا دیں گے۔ لیکن مشرقی صاحب کا نظریہ جو دنیا کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے۔

انگریزوں اور عیسائیوں کے بنگلہ پر جا کر بخوف وخطر خدمت کیلئے درخواست کی جائے انگریز ملاقات کیلئے باہر نکلے تو بیلچہ کو کندھے پر رکھکر اور دائیں ہاتھ کو دھکے سے بیلچے کے دستہ پر جتھا کر فوجی سلام کیا جائے۔ کچھ پوچھے تو اس کا متانت اور ادب سے جواب دو۔ جواب میں عاجزی نظر آئے۔ جناب کہکر خطاب ہو۔ جب رخصت ہونا ہو تو فوج کے سپاہی کی طرح رخصت کا فوجی سلام دو۔ الغرض انگریز کو ملک کا بادشاہ سمجھکر اس سے شاہانہ اور فیاضانہ سلوک کیا جائے۔ یاد رکھا جائے کہ زمین کی بادشاہت دینے والا خدا ہے جسکو مناسب سمجھتا ہے دیتا ہے۔ کسی خدمت کیلئے انگریز کہے تو نہایت مستعد ہو کر اور خلوص سے کی جائے۔ فی الواقع انگریزوں کے مجلسی آداب کا لحاظ کیا جائے۔ اتوار کے دن ان کے پاس نہ جائیں یہ اُن کے آرام کا دن ہے۔ لیڈیوں سے چند قدم دور رہکر باتیں کی جائیں۔ اور اُن کو جناب کہکر خطاب کریں۔ انگریزوں کی خدمت میں نہ بھی ہوں تو بھی عالموں کو اپنی خاکساری اور دوستی کے اظہار کیلئے انگریزوں کے پاس ضرور جانا چاہئے۔ ان کے خانساموں اور بہروں کے گھروں کی خدمت نہایت خلوص سے ہو۔ انگریز افسر دورہ کرتے ہوئے کیمپ میں شہر سے باہر اتریں۔ تو سالاروں کو اُن کی خدمت کے لئے مقررہ وقت پر جانا چاہیئے خانساموں کی وساطت سے ان کے کھانے پینے کا سامان فراہم کریں۔ ان کے لئے مرغیاں انڈے مناسب داموں پر پیدا کریں خیموں کے گاڑنے یا اکھیڑنے میں مدد دیں۔ اور ان کے گھوڑوں کی خدمت کریں۔ گھوڑوں کے لئے گھاس سستے نرخ پر پیدا کریں۔ خدمت کے بعد صاحب سے بخیر خود ملیں۔ (اشارات ص۱۱۲)

انہیں نظریات اور تعلیمات کی بنا پر مسٹر عنایت اللہ مشرقی دنیائے اسلام کی نظر میں بددین۔ مرتد۔ خارج از اسلام۔ گمراہ کن اور لامذہب ہیں۔ انکی تصنیف کردہ کتاب تذکرہ ملحدانہ مضامین سے لبریز اور ساقط الاعتبار ہے۔ اور اسکی جاری کی ہوئی تحریک میں شرکت اور اسکی اعانت کفر و الحاد کی اعانت ہے۔ علمار حرمین شریفین و حجاز مقدس، علمار مصر، علمار ترکی، علمار بیت المقدس علمار افغانستان، علمار ہند، علمار دہلی، فرنگی محل لکھنو، ندوۃ العلما، دیوبند، سہارنپور، بریلی، آگرہ، جمعیۃ علمار ہند۔ اجمیر شریف، سندھ، بہار، بنگال، پنجاب غرض ہر طبقہ اور ہر مذہبی ادارہ سے مسٹر عنایت اللہ مشرقی اور اسکی تصنیف کردہ کتاب تذکرہ اور تحریک خاکسار کے متعلق فتاوے شائع ہو چکے ہیں۔ اور علمار کرام اور دیندار لوگوں نے مشرقی کے دجل و فریب اور بے دینی کا پردہ چاک کر دیا ہے۔

خاکسار تحریک دنیا میں جب کبھی کوئی مذہبی فتنہ اٹھا کوئی باطل تحریک پیدا ہوئی۔ اور کوئی گمراہ کن تعلیم منظر عام پر آئی تو اس تحریک کے بانی نے اپنی اس گمراہ کن تحریک کو مقبول عام بنانے مذہب کے ناواقف لوگوں کو دام فریب میں پھنسانے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا وہ یہ تھا کہ بری سے بری چیز کو دلفریب اور دلکش شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا اور جو جماعت بھی اس فتنہ کے سد راہ ہوئی اسکو بدنام ذلیل رسوا اور بے اثر کرانیکی کوشش کی گئی۔ یہی چیز آج آپ تحریک خاکسار میں دیکھ رہے ہیں کہ ایکطرف علمار کے مقدس گروہ کو بے عمل جاہل اسلام کے دشمن قرآن سے دور حدیث رسول اللہ صلے اللہ سے بے بہرہ اور ام طلب اور مسلم قوم کے دشمن کہکر عام مسلمانوں میں اُنکی آواز کو بے اثر بنایا جا رہا ہے۔ تاکہ اس فتنہ کے راستہ کو بالکل صاف کر دیا جائے۔ اور پھر

علمائے کرام کی اس جماعت پر کون شخص یہ غلط الزام لگا رہا ہے۔ جو مذہبی تعلیم سے ناواقف جسکی ساری عمر انگریز کی خدمت میں گذاری اور جس نے آجتک مذہب یا قوم کیلئے ادنیٰ سے ادنیٰ قربانی بھی نہیں کی۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ علماء ہی کی جماعت وہ جماعت ہے کہ جس نے ہندوستان جیسے کفرستان میں اپنی مساعی اور ہر قسم کی قربانیوں سے باوجود کفر و ظلمت کی مخالفتوں کے اسلام کو باقی اور محفوظ رکھا۔ انہوں نے مسلمانوں کی رفعت اور سربلندی کے لئے جہاد کئے۔ جیلوں کی مصیبتیں برداشت کیں۔ باوجود بے سروسامانی کے دور دراز کے طول طویل سفر کئے۔ اور یہ سب کچھ آج بھی ہندوستان میں علماء ہی کی مقدس جماعت کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف ایک گمراہ کن تحریک تو محض صرف اس لئے جاری کی گئی ہے کہ باطل اور غلط خیالات اور اسلام کے خلاف نظریات کو عام مسلمانوں سے منوایا جائے۔ مسلمانوں میں ایک نیا فرقہ پیدا کر کے افتراق اور تشتت کا سامان پیدا کر دیا جائے۔ اور انگریز اور اسکی حکومت کی انتہائی وقعت و محبت عام مسلمانوں کے دلمیں بٹھادی جائے تاکہ انکی غلامی اور محکومی کی زنجیریں زیادہ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط ہو جائیں اور یہ بدنصیب مسلم قوم ایک طویل مدت تک قعر مذلت میں پڑی رہی ہے اور انگریز کے پنجۂ ظلم سے آزاد نہ ہو سکے۔ اس تحریک میں عام مسلمانوں کو شامل کرنے اور اسکو مقبول عام بنانے کے لئے کہا جا رہا ہے کہ اس تحریک کا مقصد مسلمانوں کی تنظیم مسلمانوں میں مجاہدانہ اسپرٹ پیدا کرنا ہے۔ اور ان میں مذہب اسلام کی صحیح تعلیم جاری کرنی ہے۔

یہ وہ خوشکن اور دلفریب الفاظ ہیں جن کی بنا پر اس تحریک کی اصلی حقیقت اور اس کے عواقب سے ناواقف مسلمان تحریک خاکسار میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور بعض پڑھے لکھے لوگ بھی بلا سوچے سمجھے اسکی ظاہری خوبیوں کو دیکھکر مسٹر عنایت اللہ مشرقی کے دام فریب میں مبتلا ہو رہے ہیں ——— آپ یقین جانیے کہ یہ تحریک مسلمانوں کے لئے نہ مذہبی حیثیت سے مفید ہو سکتی ہے۔ اور نہ سیاسی اعتبار سے بلکہ جو نتیجہ اس تحریک سے ظاہر ہونیوالا ہے وہ صاف ہے۔ خاکسار تحریک کا مذہبی حیثیت کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مسٹر مشرقی کی کتابوں کو دیکھکر آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح اسلامی اصول کو مسخ کیا جا رہا ہے۔ اور یورپ کے مادہ پرستوں کے نظریات اور خیالات کو اسلام کا نام دے کر کس طرح پھیلایا جا رہا ہے۔

اسلام جو نجات ابدی اخروی اور دنیاوی فلاح اور بہبود کا واحد سبب تھا۔ آج اسکو صرف دنیاوی اور ظالمانہ تسلط کا ذریعہ قرار دیا جاتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے لئے اس سے زیادہ اور کیا چیز خطرناک ہو سکتی ہے کہ جو چیز اسلام کی ضد ہے اور جس مادہ پرستی کو مٹانے کے لئے اسلام آیا تھا۔ آج اسکو عین اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس امر کا یقین دلایا جاتا ہے کہ اسی کو لیکر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے۔ اور بس یہی قرآن ہے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے اور ابتک جو کچھ مولویوں نے قرآن اور اسلام کا مطلب بتایا وہ غلط اور تباہ کن ہے۔

حیرت ہے کہ عام مسلمانوں اور انگریزی تعلیم یافتہ لوگ اپنے مذہب اور دین سے اس قدر ناواقف اور نابلند ہو گئے ہیں کہ وہ اس جہل کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اور ان کے سامنے کوئی شخص بھی حرکت عمل جہاد و تنظیم۔ اطاعت امیر غلبہ اور تمکن فی الارض کا نام لے تو وہ اس کے گرویدہ ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہی ہمارا نجات دہندہ ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ باطل کی حرکت عمل اور حق کی حرکت عمل میں کیا فرق ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ اور جہاد سبیل الطاغوت میں کیا فرق ہے۔ فرعونی تنظیم اور نمرودی اطاعت کیا ہے اور اسلامی تنظیم و اطاعت کن حقائق کی بنا پر اس سے ممتاز ہوتی ہے۔ خدا سے بغاوت کرنے والوں کا غلبہ و تمکن جو عاد و ثمود اور فرعون و نمرود کو حاصل تھا۔ اس خلافت الٰہی سے کن اصول اور کس بنیاد پر ممیز ہوتا ہے جس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا تھا۔

خاکسار تحریک سے اگر آپ کسی سیاسی فائدہ کی توقع رکھتے ہیں تو اس خیال کو آپ اپنے دل سے نکال دیجئے۔ یہ تحریک مسلمانوں میں ایک زبردست تفرقہ کی بنیاد ڈالے گی۔ گھر گھر۔ محلہ محلہ۔ شہر شہر خاکساروں اور ان سے مخالفت کرنے والوں میں جھگڑے ہوں گے۔ یہانتک کہ ایک نیا فرقہ ظہور میں آجائے گا اور خانہ جنگی کے سوا اس تحریک سے اور کوئی فائدہ نہیں نکلے گا ❖

(مسلمان اور کانگریس بقیہ صفحہ ۲۴)

یس عورتوں کی عفت اور معصوم بچوں کی جانیں محفوظ نہیں ہیں۔ اگر بیت المقدس کو اب بھی وطن الیہود بنایا
ہے۔ مسیح ابن مریم کو سولی پر چڑھانے والے یہودی درندوں کی حمایت میں حاملین توحید کی گردنیں اب
چانسی کے تختے پر لٹک رہی ہیں اور مسیحیت کا خنجر ان کے سینوں میں برابر پیوست ہو رہا ہے۔ عراق کی
ست وپائی اور شام کی حرماں نصیبی میں اگر کوئی فرق نہیں آیا۔ اگر وادی نیل کے پیروں میں غلامی کی بھاری
ی زنجیر اب بھی موجود ہیں۔ حجاز مقدس اور دیگر اسلامی ممالک کی حالت اگر اب تک غیر تسلی بخش ہے۔ اگر دول
امیہ کی لاکھوں مربع میل زمیں یورپین بقالوں کے قبضہ میں اب بھی موجود ہے۔ اگر سرحد کے آزاد قبائل پر اب بھی
پناہ بم باری کی جاسکتی ہے۔ اگر آج بھی یورپ پچاس کروڑ مسلم نفوس کو تہذیب کے نام پر فنا کر دینا بیسویں
ی کی سب سے بڑی خدمت سمجھتا ہے۔ اگر اب بھی دنیا کے آزاد انسانوں کو غلام بنانے کے لئے ہندوستان
سلط قائم رکھنا ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اگر انگلستان اور برطانوی جزائر کی حفاظت کے لئے ہندوستان
لاکھوں جانوں کو قربان کیا جاسکتا ہے۔ اگر آج بھی ہندوستان کی بے قیاس دولت استعماریت کے استحکام
لئے پانی کی طرح بہائی جاسکتی ہے اور اگر آج بھی ہندوستان کی نصف سے زیادہ آبادی کو ایک وقت
ی پیٹ بھر کر روٹی میسر نہیں آتی تو پھر ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ مناسب اور ضروری تحفظات
ے ساتھ ملک کی آزادی کے لئے اسی پامردی اور استقامت سے جب تک ہندوستان کامل آزاد ہو جائے،
نگریس کے دوش بدوش پوری پوری جدوجہد میں مصروف رہے۔ اور اکثریت کے بزدلانہ طرز عمل سے
ثر ہو کر بار بار واپس آجانے کی غلطی کا اعادہ نہ کیا جائے۔ کانگریس کی گذشتہ بست سالہ تاریخ کو سامنے
ھکر غور کیجئے کہ آپ کی ذرا سی برہمی اور چند ماہ کی بے توجہی نے تحریک کو کس قدر نقصان پہنچایا اور آپ کی زبردست
ی اور مالی قربانیوں کو کس طرح ضائع کر دیا۔ اور آپ وطنی اور ملی مقاصد سے کس قدر دور ہو گئے۔ اگر آپ
انگریس میں موجود رہتے اور ۱۹۲۰ء کی طرح اس کے ہر شعبہ پر حاوی ہوتے تو اکثریت کو ان دست درازیوں
ی یقیناً جرأت نہ ہوتی۔ مگر آپ کی تلون مزاجی اور نزاکت طبع کا کیا علاج۔

تعجب ہے کہ صدیوں کی پامالیوں اور خانہ براندازیوں کے بعد بھی طبیعت تلخ نوائیوں کی خوگر نہ بن سکی۔
اگر یہ صحیح ہے کہ اخلاط ردیہ کے استفراغ اور مواد سوداویہ کے اخراج کے لئے بدمزہ سے بدمزہ دوا کا حلق
سے اتار لینا ہی ضروری ہے تو خدارا وطن عزیز کی آزادی کی خاطر ان تمام تلخیوں کو برداشت کر لیجئے اور کام و
دہن کی لذت سے پہلے ازالہ مرض کی فکر کیجئے۔ مشرق اور مغرب کی تاریخ کا جب آپ مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم
ہوگا کہ اقلیت اور اکثریت کے مناقشات، حقوق اور نشستوں کے نزاعات، تہذیب و تمدن کی کشمکش، تعلیمی
اور اقتصادی آویزش کچھ ہندوستان ہی کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ بلکہ جب کہیں متحدہ قومیت کی تاسیس اور

جمہوری نظام کی تجدید کا وقت آتا ہے اور قدیم کھنڈرات کی جگہ جدید تعمیر کا خاکہ کھینچا جاتا ہے تو اسی قسم کی چیزیں سامنے آتی ہیں۔ اور گرد و پیش کی تقریباً ہر چیز اس انقلاب سے اثر پذیر ہوتی ہے پچھلے نظریات۔ سابقہ خیالات، عام معاشرت، مروجہ زبان غرض سب ہی میں آنے والے انقلاب کیساتھ ساتھ کم و بیش تبدیلی پیدا ہوا کرتی ہے۔

بڑی نادانی ہوگی اگر ہم انقلاب کے ابتدائی دور سے گھبرا کر ہر انقلاب سے گذرنے والی چیز کا ماتم کرنے میں مصروف ہو کر رپورٹیں تیار کرنے اور یوم نجات منانے میں وقت ضائع کرتے رہیں۔ بلکہ ہمارا اہم ترین فرض ہے کہ ہم بنا و تاسیس اور تعمیر و تجدید کے سامان فراہم کر کے ملک کو انقلاب اور آزادی کے نزدیک تر بنا دیں اور کوئی چیز ہماری طرف ایسی نہ ہو جس کی وجہ سے استعماریت کی گرفت مضبوط ہو سکے۔ بہرحال ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم پوری قوت کے ساتھ کانگریس میں اپنی کھوئی ہوئی جگہ حاصل کریں۔ تاکہ مسلمان اکثریت کے تابع اور ضمیمہ بن کر نہ رہ جائیں۔ بلکہ کانگریس میں مسلمانوں کو مستقل پوزیشن حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس لئے کہ اگر ان کی مستقل پوزیشن نہ ہوئی تو وہ آئندہ دستور و آئین کی تشکیل کے وقت اپنی تہذیب، اپنے کلچر، اپنی زبان، اپنے مذہب کی پوری پوری حفاظت ہرگز نہیں کر سکتے۔ اسی کے ساتھ میں اپنے کانگرسی مسلمانوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ وہ اپنے فرائض کو اچھی طرح پہچانیں اور مسلمانوں کی شکایات کے ازالہ کے لئے پوری پوری سعی کریں کہ کسی وقت میں بھی اپنے کو اکثریت کا آلہ کار نہ بنائیں۔



مضامین

ں نافرمانی زنانہ فلسفہ، مضحکہ انگیز اصول
ہندو فلسفہ ہے۔
ن کی نافرمانی بھی شیطنت ہے
رت انگیز جھوٹ کی چند مثالیں
د صاحب کے اس کمال پر ایک خاص گواہی
سکندر وزیر اعظم پنجاب کو صلواتیں
م لیڈروں، سروں اور خان بہادروں
خطابات۔
سلم لیگ کا "ذکر خیر"
م کے لیڈروں اور ایڈیٹروں کو خطاب
لیم یافتہ نوجوانوں کو خوبصورت
خطاب
وند افرنگ کی قربانگاہ پر تیس ہزار خاکساروں
قربانی۔
ان خصوصیات کے انسان سے کسی فلاح کی توقع کیجا سکتی ہے
مانوں کی افسوسناک ذہنی کمزوری
قدیم میں اختلاف منانیکے مدعیوں کی
سا دانگیز بیاں
تیار ناطق کے خونی تجربات
اطہ اور باطنیہ کے کارنامے
ر تحریک کے اصول اختیار ناطق کی خطرناکی
اصول کا اثر اور علامہ کی ذہنی تربیت کا
ی نمونہ۔ خلاصہ کلام
کسار تحریک کے چند پر فریب مغالطے۔

مضامین

پہلا مغالطہ خاکسار تحریک اور علامہ مشرقی کا باہمی تعلق
دوسرا مغالطہ۔ (تذکرہ میں کسی عقیدہ کا ذکر نہیں)
تیسرا مغالطہ (جس عقیدہ پر سب مولوی متفق ہو جائیں وہ میرا عقیدہ ہے؟)
چوتھا مغالطہ (تذکرہ بڑی ادق اور مشکل ترین کتاب ہے۔
پانچواں مغالطہ (صحیح عقائد کا منافقانہ اظہار
چھٹا مغالطہ (خاکسار تحریک میں دس ہزار علماء کی شرکت کا اعلان لوٹ جھوٹ اور اور اُسکی اصلیت
ساتواں مغالطہ (علماء پر بے عملی اور بے پناہ تکفیر بازی کا الزام)
ملت کا غدار اور دشمنوں کا تنخواہ یاب کون ہے؟
کیا خاکسار تحریک کے مخالف صرف کانگریسی علماء ہیں؟
خاکسار تحریک کے متعلق حضرت مولینا اشرف علی صاحب و غیرہ وغیرہ کانگریسی علماء کی رائے
کیا تمام علماء کو بے عملی کا طعنہ دیا جا سکتا ہے۔
آٹھواں مغالطہ (عسکری تنظیم اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا دعوے!
خاکسار تحریک خالص مسلمانوں کی تحریک ہے یا مخلوط؟
نواں مغالطہ لکھنؤ کی جنگ سول نافرمانی اور

مضامین

بلند شہر کا حادثہ۔
دسواں مغالطہ (خاکسار تحریک میں شامل ہو کر اس کے مقاصد کی اصلاح کیوں نہیں کی جا سکتی۔
مورخ اسلام اکبر شاہ خاں صاحب نجیب آبادی کی خاکسار تحریک میں شرکت، اصلاح کی مخلصانہ کوشش، اس کا مایوسانہ انجام اور پھر علیحدگی۔
اصلاح کے امیدوار بعض علماء کی طرف سے اصلاح کی ایک تازہ کوشش اور اس کا مایوسانہ انجام
اتمام حجت کے لئے اصلاح کی آخری پیشکش۔
کن تبدیلیوں کے بعد خاکسار تحریک مسلمانوں کے لئے قابل تعاون ہو سکتی ہے۔
مجبوری و مایوسی کی صورت میں علماء امت کا مذہبی و منصبی فریضہ۔
خاکسار تحریک پر مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی کا بصیرت افروز تبصرہ۔
صفحات ۱۲۰۔ قیمت فی جلد ۱۰؍ رعایتی ۷؍۔ مفت تقسیم کرنے والے اور تاجروں کے لئے خاص رعایت۔

علمی موتیوں کی بکھیر

سال نو کی تقریب میں۔ — ۳۰ محرم الحرام ۵۹ھ تک — بے نظیر رعایت

ذیل کی فہرستیں غور سے ملاحظہ فرمایئے موقعہ سے فائدہ اٹھایئے وقت نکلجانے پر افسوس کیجئیگا۔ تاجر صاحبان خط و کتابت سے کمیشن طے کریں ۶؍ فی روپیہ کمیشن یعنی عہ کا مال صرف ۱۰؍ میں۔ ایک روپیہ سے کم کا وی پی نہ ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم کے لئے آرڈر کے ساتھ ٹکٹ بھیجدیں

اوجز المسالک شرح موطا امام مالک مکمل عـــہ
انتخاب کلیات قاآنی ۱۲؍
الافادات ترجمہ و شرح اردو مقامات جلد دوم ۶
الاقتصاد فی الضاد ۲؍
اتمام النعم ۳؍
احدی التسعہ و التسعین ۲؍
انتصاف البری ۳؍
ارشاد الملوک ۵؍
انتصار الاسلام محشی (مولانا محمد قاسم صاحب) ۶؍
احسن التعلیم ۴؍
احتفاظ الوفور (تذکرہ موتی و قبور و تجہیز و تکفین کے مسائل) ۵؍
المنطق ۲۰؍
اخبارات و جرائد کے متعلق مسائل و فتاوٰی ۱؍
اخلاق سلطانی ۴؍
ادیب الصرف (صرف عربی کے متعلق بہترین کتاب) ۵؍
ارشاد الی بانت سعاد (شرح قصیدہ بانت سعاد اردو) ۵؍
اغلاط العوام ۱؍
القول الساری (وحی خداوندی کے متعلق بہترین تصنیف) ۴؍
اصلاح الخیال ۴؍
اجداد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (حضور کا سلسلہ نسب) ۱؍

الاحسان ۱؍
اصلاح ترجمہ دہلویہ ۲؍
ایساغوجی ۴؍
انوار سہیلی عہ
اخوان الصفا عہ
آداب القرآن ۲؍
اربع عناصر ۳؍
الف لیلہ اردو ۹؍
انتباہ المومنین ۳؍
آداب المعاشرت ۳؍
احکام التجلی ۴؍
انتخاب حکیم سنائی ۱۲؍
الاعجوبہ در بیان اسلام میں جمعہ کا حکم ۴؍
استاذ روزگار (دستکاری کی تعلیم) ۳؍
اتالیق طلبہ حصہ اول ۱؍
〃 حصہ دوم ۲؍
〃 حصہ سوم ۲؍
احقاق حق ۵؍
امرت ساگر عہ
آنیوالے انقلاب کی تصویر ۱؍
اشاعت الاسلام مکمل (دنیا میں اسلام کیونکر پھیلا) ے
اکسیر در بیان مسئلہ تقدیر عہ
اسکات المعتدی (رد بدعت) ۴؍
انتخابات مفیدہ ۸؍
آسمانی حکومت کی تصویر ۳؍

آداب سفر ۳؍
آداب المساجد ۲؍
ارشاد النبی ۱؍
انشاء فارغ عہ
امامت امت کا دستور اساسی ۱؍
اساس انقلاب یا مراقبہ نماز ۸؍
ایضاح کامل ۵؍
ارشاد مرشد ۱؍
ادلہ کاملہ ۳؍
بچوں کے گیت ۳؍
بوستان ۱۲؍
بہشتی جوہر ۱۰؍
بہار دانش مجیدی عہ
باطل شکن ۴؍
بشائر النبیین (تورات، انجیل و کتب سابقہ کی بشارتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق) ۶؍
باکورات ادب مع فرہنگ ۸؍
بدر الدجی شرح نور الہدی ۱۲؍
بلوغ المرام ۱۲؍
بوستان مترجم ۱۴؍
البدائع المفیدہ ۸؍
پاکٹ بک حنفیہ (مختلف فیہ مسائل کا مجموعہ) ۴؍
ربع پارہ عم فی سیکڑہ عہ
تذکرۃ الاولیاء کامل ۸؍

الترغیب اللطیف ۳؍
تحفۃ النوری ۸؍
ترجمہ حدائق البلاغت ۸؍
تعلیم الایمان شرح تحفۃ الکبر عہ
تمیز الکلام ۱؍
تحفۃ الابرار شرح پندنامہ عہ
تربیۃ السالک عہ
تسہیل الکافیہ ۶؍
تزکیۃ الخواطر ۴؍
تعلیمات اسلام ۱۲؍
تعبیر نامہ خواب ۲؍
تجارت آخرت ۲؍
تعبیر الرویا ۷؍
تاریخ اسلام مکمل (مطبوعہ لاہور) ۶
تنزیہ رمضان ۱۰؍
تبیان شرح میزان ۴؍
تبلیغ الحق ۲؍
تناسخ چکر ۶؍
تحقیق الخطبہ ۲؍
تسہیل الفرائض عربی ۵
تسہیل النحو ۵
توضیح البیان ۲؍
تذکرۃ الرشید ۱۲؍
تیسیر المبتدی کامل ۶؍
تاریخ الدولتین (خلافت عباسیہ اور خلافت اموی کا مکمل تذکرہ) ۶
تاریخ حبیب الٰہ ۸؍

تعلیمات اسلام کا تبلیغی مرقع ۲؍
تعلیم القرآن ۸؍
تفسیر حسینی عہ
ترانہ غم ۴؍
تحفۃ العوام عہ
تحفۃ الزوجین ۳؍
تسہیل شوق وطن ۴؍
تحذیر الناس ۳؍
تنشیط الاذہان ۲؍
تعلیم عزیزی ۱
ترکی حور عہ
تدبیر کی سرزمین ۲؍
تقویم العروض ۲؍
التصریح بابۃ نزول المسیح ۲؍
تعبیر صادق ۱؍
تحفۃ الاطفال ۲؍
توشیح الکلام ۲؍
جمال القرآن ۳
جامع التعلیلات ۸
جواہر القرآن ۸
جمال قاسمی ۱
جزاء الاعمال ۲
جہاد اکبر ۲
جار بردی ۸
الجواب المتین ۵
جہاد اور اسلام ۶
حیات حافظ ۸
حیات حیدری ۶
حیات المسلمین ۶

...ب اسعد ۸ر
...یر مطول عہ ۸ر
...ین ۳ر
...الایمان ار
...اسلام ار
...سماع ۲ر
...طیبہ ۴ر
...غمت کلاں ۱۲ر
...ت الاحکام ۸ر
...العقائد ۳ر
...کیدانی ۱۰ر
...پ سیر ۲ر
...ت عبدیت / ...ین تا ہفتم / ...ر حصہ پنجم معہ
...تقدیس القرآن ۱۰ر
...الضنک ر
...فی سواء الطریق ۱۲ر
...لتصحیح و رسائل
...ح حضرت مولانا / ...سم صاحب امر
...ت عمر خیام ھر
...قطبیہ ۱۲ر
...شیان ۹ر
...سل غیبیہ ۳ر
...الصدیق رض عہ ۸ر
...ۃ التجلیلہ ۸ر
...الحبیب ۸ر
...حضرت شیخ ۳ر
...وم
...کیفی ۸ر
...جیزی ہندی ۵ر
...ب برات ار
...زادہ عبدالرحمن ۲ر
...تحات عہ ۴ر
...انہ عشق ۱۲ر
...ے حق ۸ر
...الفردوس ۳ر
...یات الادب ۵ر

طریقہ مولود شریف ار
طریقہ میلاد مع فتویٰ ۲ر
غرر النجات ۳ر
عقائد اسلام ۴ر
علم الکلام دو حصہ ۸ر
علاج القحط والوباء ار
عقل و ایمان ۸ر
عقیدہ اعجاز قرآنی کی تاریخ ۸ر
عجیب گورکھ دھندہ ۲ر
الفلسفہ ۳ر
فتاویٰ محمدی ۱۰ر
فیوض قاسمی ۳ر
فروع الایمان ۴ر
فیض الستار ترجمہ اردو ۴ر
موطا امام مالک
قصائد عرفی ۸ر
قاصمۃ الظہر ۳ر
القول البدیع ۲ر
القول الجامع ۴ر
قطوف دانیہ / مسئلہ جماعت ثانیہ ۲ر
قصیدہ بردہ ۴ر
قصد السبیل کلاں ھر
کرامات امدادیہ ۴ر
کلمہ طیبہ ۳ر
کائنات روحانی ۵ر
کثرت الازدواج ۶ر
کلید مثنوی ۳ دفتر لعہ
کفایت المتحفظ ۸ر
کلیات نظم حالی ۱۰ر
گفتگوئے مذہبی م / مباحثہ شاہجہانپوری / مولانا محمد قاسم صاحب ۳ر
گلزار سنت ار
گلدستہ تراکیب نحو ۸ر
لامیۃ المعجزات م / مولانا حبیب الرحمن ۱۲ر
مسیح موعود کی پہچان ار
مسائل موتیٰ ۳ر
معرفۃ التجوید ار
محاورات ہندوستان عہ

(فہرست نمبر ۲)

ذیل کی کتابیں ۵ر فی روپیہ کمیشن یعنی ایک روپیہ کے بجائے ۱۱ر میں ملیں گی۔ آپ پہلی فرصت میں فرمائش بھیجد یجئے۔ ورنہ پھر آپ کو ممکن ہے افسوس کرنا پڑے۔

ایضاح الادلہ کلاں ۸ر
ایضاح الادلہ خورد ر

الفاروق عہ ۸ر
اعجاز رقم کشوری ۷ر
آب حیات عہ
اورنگ زیب عالمگیر
پر ایک نظر ۸ر
انگلش ٹیچر مکمل عہ
اخلاق محسنی ۹ر

محاسن اسلام ۵ر
مفید نامہ ۴ر
مسافر آخرت ۱۰ر
مفید الاطفال ۴ر
مضامین ابوالکلام / ۳ ع ۵ ع ۶ کم ے
میراث المسلمین ۳ر
مسدس حالی ۸ر
مسدس حالی تاج کمپنی ۴ر
میزان العروس ۸ر
ملفوظات مرزا ۲ر
مع القرآن ۴ر
المدینۃ والاسلام عہ
مفید الطالبین ۳ر
معارف الکتاب المبین ۸ر
مالابد منہ اردو ۴ر
مفید الطالبین ۳ر
نصیحۃ الشیعہ
کامل سہ حصہ ۱۰ر
نمکدان فصاحت ۲ر
نصرۃ الابرار ار
نزہۃ القاری
وحی اور اس کی عظمت ار
ویدا در سوامی دیانند ۸ر

الاسلام ۵ر
اخلاقی نظمیں ۴ر
العقل والنقل ۱۰ر
آئینہ حقیقت نما جلد اول ۴ر
آثار سعید حصہ اول عہ
احسن القواعد عہ ۸ر
اربعین ۶ر
اسلامی توحید ار
آئینہ سوزن کاری ۵ر
احکام تصویر ۱۲ر
اکفار الملحدین ۸ر
الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد ۴ر
اعجاز القرآن ۵ر
انقلاب روس عہ ۸ر
ارواح ثلاثہ عہ ۱۲ر
البدور البازغہ عہ
اسمانی حکومت کی تصویر ۳ر
الف لیلہ اردو عہ
اعمال قرآنی مکمل ۳ر
اتالیق نسواں ھر
بچوں کے گیت ۲ر
بلاغ مبین
بچوں کی تفسیر پارہ عم ۴ر
باورچی خانہ جدید ۷ر
مسٹر جناح کے پر اسرار معمہ کا حل ار
تنویر السراج در فضائل معراج ۱۰ر
تاریخ الخلفا اردو
ایضاً عربی عہ ۸ر
تعلیمی ہند ۱۲ر
توبۃ النصوح کامل ۸ر
تذکرہ حضرت زبیر رض ۲ر
توضیح تلویح لعہ
تذکرۃ الکرام

تلخیص المفتاح ۸ر
تعلیمات اسلام ۴ر
تفسیر بیضاوی شریف ۴ر
تفسیر عزیزی پارہ تبارک الذی ۴ر
تعلیم الدین مکمل ۸ر
تاریخ الاسلام مصنفہ مولانا محمد میاں صاحب کامل عہ ۸ر
تفسیر القان ۸ر
التوشیحات شرح سبع معلقات ۱۰ر
تاریخ اولیاء دہلی عہ
جنت کی کنجی عہ ۸ر
حق پرکاش ۱۲ر
حجۃ الاسلام اکبر شاہ خاں عہ
حدائق البلاغت عہ
حاشیہ میر مطول عہ ۸ر
حیات سلطان صلاح الدین ۴ر
حکایات صحابہ ۱۲ر
سیرت خاتم الانبیاء ۱۰ر
خلق عظیم ۴ر
الخیر الکثیر عہ
خاتم النبیین ۱۲ر
دیوان حماسہ صر
دیوان حافظ عہ ۱۲ر
دین و دانش ے
دین و آئین ے
رشیدیہ ۸ر
ساوتری ۸ر
سیرۃ الصدیق رض عہ ۸ر
سلم العلوم عہ
سائنس و اسلام
سیرۃ الرسول عہ
سفرنامہ شیخ الہند رح ۱۰ر
السہم المصیب عہ
سبع شداد ۸ر
سیرت غوث اعظم ۴ر
سیرۃ خواجہ معین الدین چشتی عہ
سیرت امام ربانی مجدد الف ثانی عہ

سیرت مصطفےٰ کامل	عہ ۸ر	صغیری	عہ ۱۲ر			مصفے مسوے	معہ
سوانح ابوذر غفاری	عہ	صابون سازی	۵ر	فیض اللغات فارسی	عا	موطا امام مالک	ے
سراج السالکین	۱۲ر	ضیاء القراءت	۲ر	” اردو	عا	سنظرف محشی	عہ ۱۲ر
شرح دیوان علی	عہ ۸ر	ضربیری	۳ر	فسانہ برطانیہ	عا ۱۲ر	مقامات حریری	ے ۸ر
شرح عقائد نسفی	عہ ۲ر	طب اکبر	ے	فتوح المصر	عہ	(محشی مولانا ادریس بجنا)	۱۲ر
شمس بازغہ	عا	طوفان حوادث	۸ر	قدوری	عہ	مقامات حریری مجتبائی	عہ ۸ر
شرح ہدایت النحو	۱۲ر	عروض المفتاح	۱۲ر	قلیوبی		میبذی قطبی	۱۰ر
شرح سلم ملا مبین	عہ	علامات قیامت	۳ر	قطبی		مراح الارواح	۶ر
شافیہ	۱۲ر	عربی صفوۃ المصادر	۱۲ر	قانونچہ		محیط الدائرہ	۱۲ر
شرح فسانۂ العرب ترجمہ		علاج الغرباء کلاں	۱۲ر	قرابادین قادری	عہ	منہاج الصرف ترجمہ	۳ر
فتوح العرب مصنفہ	عا	غیاث اللغات	صہ	کوکب دری شرح		میزان	
علامہ واقدی	۱۲ر	کبیری	عہ ۱۲ر	ترمذی کامل	معہ	منہاج الصرف	۳ر
شرح چغمینی	عہ ۸ر	فصل الخطاب اکبر شاہ	۱۲ر	لغات الصراح	عا	معادن الشعراء	عا
شرح فقہ اکبر ملا علی قاری	عہ ۸ر	فلسفہ تعلیم الاسلام	ے	لغات انگریزی	عہ ۸ر	مسدس حالی	۸ر
شرح قصائد عرفی	عہ	فصول اکبری	۸ر	(پاکٹ سائز)		مفید الوارثین	عہ ۱۲ر
شرح شاطبی ملا علی	ے	فتاوی عزیزی اردو	ے	مخزن الادویہ	للعہ ۸ر	مرقات محشی	۵ر
قاری		فتاوی رشیدیہ کامل	عہ ۸ر	موجز۔ عربی	عہ ۸ر	معارف الکتاب المبین	۸ر
صاعقہ آسمانی مکمل	۱۲ر	فیصلہ مقدمہ بہاولپور	عہ	لمجاء القضاۃ	۱۲ر	متحدہ قومیت اور اسلام	۸ر
صراح معہ قراح	صہ	(یا بہ تردید قادیان)		مقدمہ تاریخ الہند	عا	مرقات الادب اردو	۶ر
صمصام الاسلام	عا ۸ر	فیوض الاسلام جدید		مولانا اکبر شاہ خاں		مخزن المجربات	ے
		فتوح الشام	للعہ	معانی جلیلہ		ترجمہ قرابادین	۸ر

نافع الخلائق	عہ ۸ر
نشر الطیب	عہ ۸ر
نخبۃ الفکر	۸ر
نفحۃ الیمن کامل	عا
نوید جاوید	ے
نوادر الاصول	عہ
نافع المسلمین	عہ ۱۲ر
نظام تجارت	۶ر
نور الایضاح کلاں	عہ ۸ر
” خورد	۱۰ر
وعظ سکھانیوالی	عا
وقائع نعمت خانعالی	۶ر
وفاق ہند	عہ
وعظ بے نظیر	۱۲ر
ہدایۃ النحو	۸ر
ہدایۃ الحکمت	۱۰ر

یہ کتابیں اور ہر قسم کی اردو۔ فارسی۔ عربی کتابیں ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیے

۳۰ محرم ۵۹ھ تک	بیش بہا علمی موتی خاص رعایت سے	۳۰ محرم ۵۹ھ تک

نام کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی	نام کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی	نام کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی	نام کتاب	قیمت اصل	قیمت رعایتی
اشعۃ اللمعات	دعہ	عسے	ترجمہ اردو شرح اسباب	عسے	معہ	فقہ اللغۃ مصری			مسلم الثبوت	۱۲ر	عہ ۶ر
ابوداؤد شریف	ے ۸ر	صہ ۲ر	تفسیر احمدی	ے ۱۲ر	عا ۱۲ر	بہترین کاغذ و طباعت	عہ	دعہ	مسلم الثبوت خورد	۸ر	۵ر
ایضاح الادلہ قسم اول	عا ۸ر	عہ ۱۲ر	تفسیر مرادیہ	عہ ۸ر	۱۲ر	حیات الحیوان مصری	عا	عہ ۱۲ر	مذاق العارفین	معہ	معہ
ایضاح الادلہ قسم دوم	عا ۸ر	عہ ۱۲ر	صاوی مکمل	ے للعہ	ے ۸ر	دستور العلاج	عا	عہ ۱۲ر	مجالس الابرار	صہ	للعہ
ایضاح المطالب	عہ ۸ر	۱۲ر	خیر المجالس	صہ	عہ	قاموس مصری بہترین	عے	عہ ۱۲ر	نسائی شریف کامل	دعہ	لعہ
الجہاد فی الاسلام	ے	عا ۱۲ر	سیرت صحابہ کامل	عہ		کاغذ و طباعت و سائز					
بخاری شریف کامل	دعہ	عسہ	تفسیر جلالین شریف	ے ۸ر	صہ	قرابادین نجم الغنی	ے	عا ۸ر	ہدایہ اخیرین	ے	للعہ ۸ر
مجتبائی بہترین			شرح وقایہ جلد اول	ے	عا ۱۲ر	قرابادین کبیر	عسے ۱۲ر	ے			
تفسیر بیان القرآن	عمہ	للعہ	فتاوی عالمگیری اردو	دعسہ	دعسہ	ملا جلال مجتبائی	عا ۱۲ر	عہ ۱۲ر			

ملنے کا پتہ کتبخانہ فخریہ شاہی کمپنی امروہی دروازہ مراد آباد یو۔ پی

مفید کتابوں کی مختصر فہرست

م کتاب		[illegible]	[illegible]
یر ہدایت	ترجمہ اردو کیمیائے سعادت۔ اسلامی تعلیمات کے متعلق امام غزالی کی بہترین تصنیف	[illegible]	۱۲/
ار الاسلام	حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب کی تصنیف مع حاشیہ وشرح رد آریہ میں بہترین کتاب	۶	۴/
حیات	مصنفہ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی حیات اور اس قسم کے دیگر مسائل کے متعلق بہترین تصنیف ہے	عہ	۳/
ساری	خداوند عالم کے دیدار کے متعلق مکمل اور مفید بحث ہے	۵/	۳/
جہانگیری	سلطان جہانگیر کی اپنی لکھی ہوئی تاریخ	۱/	۲/
ح اسباب اردو	فن طب کی بہترین کتاب	ہے	ہعہ
امی توحید	اسلام کس قسم کی توحید کی تعلیم دیتا ہے اس کتاب میں بہتر طریقہ کر بیان کیا گیا ہے ہر مسلمان کو مطالعہ کرنا چاہیئے۔	۳/	۳/
یخ الخلفا اردو	(ترجمہ تاریخ الخلفاء عربی) جس میں خلافت عباسیہ کے ختم تک مکمل حالات	عہ	[illegible]
یخ فرشتہ اردو	فارسی تاریخ فرشتہ کا مکمل اور نہایت سلیس بامحاورہ ترجمہ۔ جس عہد ہندوستان کی مکمل تاریخ ہے۔	للعہ	ہے
مات اسلام	مصنفہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب جو سیاسیات کے متعلق بہترین عربی نصاب کی مشہور کتاب ہے۔	صہ	للعہ
یح تلویح		۱۲/	۹/
یر پارہ تبارک الذی	از حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی	[illegible]	[illegible]
یخ الدولتین	عباسی اور اموی حکومت کی بہترین تاریخ	[illegible]	[illegible]
خانہ عشق	ادب اور زبان کا بہترین شاہکار	[illegible]	[illegible]
فان حوادث	ایک عبرتناک اور سبق آموز قصہ	۸/	۶/
یۃ المعجزات	مصنفہ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ عربی قصیدہ جسکی شرح حضرت مولانا اعزاز علی صاحب نے اردو میں کی ہے اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سیکڑوں معجزات ہیں	۱۲/	۹/
راضی وحال	قوم کی حالت کا بہترین مرقع۔	۱۰/	۱/

کتب خانہ فخریہ شاہی کمپنی مراد آباد

مقاصد رسالہ

الف: سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور بالخصوص اصحاب صفہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مبارک اور مستند حالات پیش کر کے مسلمانوں کی مذہبی سیاسی اور اقتصادی یعنی مالی صنعتی و تجارتی اصلاح: (ب) تاریخ عالم اور اقوام دنیا کے عروج و زوال کے فلسفہ اور وجوہات پر بحث کر کے مسلمانوں میں جذبات ترقی و عروج پیدا کرنا۔ ✤ ✤

(ج) عربی طلبہ میں عربی زبان کا مذاق پیدا کرنا! ✤ ✤ ✤ ✤

(د) ہندوستان و حجاز میں صحافتی رابطہ قائم کرنا! ✤

علماء کرام اور طلبہ کو مژدہ!

عربی زبان میں مضمون نگاری کی ضرورت کا احساس عرصہ سے کیا جا رہا ہے: رسالہ قائد نے بنام خدا اس ضرورت کے پورا کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ کم از کم دو ورق اسی مقصد کے لئے خاص رہیں گے جن میں عربی مضامین اور عربی اشعار ہوں گے حضرت علامۃ الحاج مولانا محمد اعزاز علی صاحب اور ادیب عرب حضرت مولینا عبد الحق صاحب مدنی مدیر جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد اس حصہ کی خصوصیت سے سرپرستی فرمائیں گے

انصاری گھٹی

جو بچوں کو تندرست بناتی ہے ان کے تمام امراض کا لاثانی علاج ہے تمام گھٹیوں سے زیادہ مفید اور ارزاں —!!
قیمت فی شیشی صرف ۴ر
انصاری دواخانہ: فیل خانہ مراد آباد

عکس ارشاد گرامی مبارکہ

سیدنا شیخ الاسلام مجاہد جلیل حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دام ظلہم سرپرست رسالہ قائد

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں نے رسالہ قائد کے بعض بعض مضامین دیکھے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ اسکے کارکنوں سے واقف ہوں سب کے سب ماشاء اللہ ماہرین علم و فضل اور صحیح خیال آدمی ہیں اور اہل کمال افراد میں سے ہیں بہت سے حضرات انکے خدمات ملیہ اور دینیہ میں عالی ہمتی کے ساتھ بہت سی قربانیاں دی ہیں مجھکو قوی امید ہے کہ قوم مسلم اور تمام ہندوستانیوں کیلئے ان حضرات کا رسالہ رہنمائی نہایت صحیح اور بہت زیادہ مفید اور کارآمد ہوگا میں تمام ہندوستانیوں اور بالخصوص مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی ہمت افزائی کریں اور اسکی خدمت میں بیش از بیش حصہ لیکر اپنے فرائض سے سبکدوشی حاصل کریں میری دعا ہے کہ اللہ تعالی اسکو شرف قبول بخشے اور توفیق عمل اور توفیق اصلاح اور ترقی کی خوبیوں سے بھر دے آمین وباللہ التوفیق

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ
۱۶۔ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ

ترسیل رقوم کا پتہ
(مولوی حکیم) انظار احمد فیل خانہ۔ مراد آباد
(مولانا سید) محمد میاں پرنٹر و پبلشر نے شاہی برقی پریس میں چھپوا کر شائع کیا
محرر دار الکتابت مراد آباد

مستقل عنوانات

جن کے ماتحت مستند اور دلچسپ مضامین ہر رسالہ میں آتے رہیں گے

(۱) تعلیمات قرآن و احادیث
(۲) ترجمہ تفسیر ابن کثیر
(۳) سیرت مقدسہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
(۴) تاریخ [illegible]
(۵) سیرت صحابہ کرا[illegible] علیہم اجمعین ✤ ✤
(۶) سیرت اصحاب صفہ [illegible] علیہم اجمعین ✤ ✤ ✤ ✤
(۷) تاریخ اسلام ✤ ✤ ✤
(۸) فقہیات یعنی دینی مسائل کے سلسلہ میں حضرت علامہ ابو الفضل مجد الدین عبد اللہ موصلی متوفی ۶۸۳ھ کی مشہور مگر نایاب اور قلمی کتاب "المختار للفتوی مع ترجمہ و حاشیہ"
(۹) نادر اور قلمی کتابوں کی اشاعت
(۱۰) سیاسیات مسلم ✤ ✤ ✤ ✤
(۱۱) اقتصادیات مسلم ✤ ✤ ✤
(۱۲) سیاسیات حاضرہ ✤ ✤ ✤
(۱۳) سیاسی روزنامچہ ✤ ✤
(۱۴) فلسفہ ایمان ✤ ✤ ✤
(۱۵) علمی اور اصلاحی افسانے
(۱۶) ادبیات ✤ ✤ ✤ ✤
(۱۷) زنات العرب یعنی تازہ بتازہ عربی اشعار اور مضامین ✤ ✤
✤ واللہ الموفق و المعین

تصدیق کے لئے نمونہ طلب فرمائیے (پتہ صاف تحریر فرمائیے)

معجون تحفہ خسروی

جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے دماغ اور قلب و جگر جملہ اعضاء رئیسہ اور امساک و قوت باہ کے لئے بے نظیر ہے۔ مجربات اطباء کے سینہ بسینہ نسخوں کا انمول موتی ہے قیمت قسم اول عہ ۱۲ خوراک ہر ماشہ قسم دوم ۱۳ ارو خوراک ۲ ماشہ
انصاری دواخانہ فیل خانہ مراد آباد

Only Title Printed at Jalali Prtg. Works. M. B.